عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۴ | ۱۷ تا ۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق یکم تا ۷ ستمبر ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۳۳

29 مئی سے 7 ستمبر تک

ستمبر 1974

یومِ تحفظِ ختمِ نبوّت

وہ تاریخ ساز دن جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے
متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا

قادیانی مذہب کی حقیقت

تیسویں سالانہ ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

تفصیلی رپورٹ

www.amtkn.com :: www.khatm-e-nubuwwat.info :: editorkn@yahoo.com

شیزان کی مصنوعات کا استعمال مسلمانوں کیلئے ناجائز ہے

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی کی تصدیق

بخدمت جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم، دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون!

سوال: مندرجہ ذیل مسئلہ قرآن وسنت کی روشنی میں حل فرما کر ممنون فرمادیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مشروبات کی دنیا میں ایک مشروب ''شیزان'' نام کا آیا ہے، جسے لوگ بڑے شوق سے پیتے ہیں اور کمپنی کی جانب سے اس کی تشہیر بھی کافی ہوتی ہے، لیکن سننے میں آیا کہ یہ کمپنی قادیانیوں کی ہے اور ''ختم نبوت'' والوں کی جانب سے اس مشروب کا بائیکاٹ کرنے کے لئے بھی کہا گیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مشروب کا بیچنا، پینا اور اس سے حاصل شدہ کمائی کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے؟ پھر اشکال یہ ہے کہ اگر ''شیزان'' قادیانیوں (جو کہ غیر مسلم ہیں) کی مصنوعات میں سے ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے، تو دیگر بیشتر مشروبات بھی غیر مسلم انگریز کمپنیوں کے تیار کردہ ہیں، انہیں بھی ممنوع ہونا چاہئے (حالانکہ آج تک کسی نے اس سے منع نہیں کیا) امید قوی ہے کہ جناب والا اس مشکل کو حل فرما کر مطمئن فرمادیں گے۔

المستفتی: حافظ امین

الجواب ومنہ الصدق والصواب

سب سے پہلے یہ اصولی بات ذہن نشین کرلیں کہ مصنوعات میں سے کسی بھی چیز کو صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی غیر مسلم کمپنی کی تیار شدہ ہے بلکہ ناجائز ہونے کی اصل وجہ کچھ اور ہے اور وہ یہ ہے کہ جو غیر مسلم کمپنی اپنی مصنوعات کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ مخصوص طریقہ سے ایک خاص مشن کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اور ان کو نقصان پہنچانے میں صرف کرتی ہو، اسی طرح دین اسلام کے خلاف اپنے غلط عقیدے اور نظریئے کی نشر واشاعت میں خرچ کرتی ہو اور اس سے واقعتاً اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا سخت اندیشہ بھی ہو تو ایسی صورت میں اس غیر مسلم کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا اور ان کے کاروبار کو آگے بڑھانے کا موقع دینا، گویا ان کے ناجائز عزائم اور اسلام کے خلاف ان کے مشن میں پس پردہ تعاون کرنے کے مترادف ہے، جو کسی بھی مسلمان کے لئے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا اور نہ ایمانی جذبہ رکھنے والا کوئی مسلمان ایسا کام کرسکتا ہے اور جن غیر مسلم کمپنیوں کا معاملہ اس طرح نہیں ہے، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تو پھر ایسی غیر مسلم کمپنی کی جائز مصنوعات کو خریدنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

ان تفصیلات کے بعد اصل مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ اس سے پہلے کئی سوالات کے ذریعہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ''شیزان'' فیکٹری کی مصنوعات کی آمدنی کا بہت بڑا حصہ مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے، اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچانے میں صرف ہوتا ہے، اس کے علاوہ ''شیزان'' فیکٹری مرزائیوں کو سالانہ لاکھوں روپے مرزائیت کی نشر واشاعت کے لئے دیتی ہے، اگر یہ باتیں درست ہیں تو ایسی صورت میں ''شیزان'' کی مصنوعات میں سے کسی چیز کا خریدنا، بیچنا اور اپنے استعمال میں لانا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔

اور جہاں تک دوسری غیر مسلم کمپنیوں کی مصنوعات کی خرید وفروخت کا تعلق ہے تو اس کا حکم بھی اسی تفصیل کے مطابق ہے کہ اگر غیر مسلم کمپنیاں بھی اپنی مصنوعات کی آمدنی کا بڑا حصہ مرزائیوں کی طرح ایک خاص مشن کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صرف کرتی ہوں تو ان کی مصنوعات کی خرید وفروخت بھی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

محمد کمال الدین غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم، کراچی ۱۴

۱۸-۱۱-۱۴۰۸ھ

جواب صحیح ہے اور مرزائیوں اور دوسرے غیر مسلموں مثلاً عیسائیوں اور یہودیوں میں فرق یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں لہٰذا کسی التباس کا اندیشہ نہیں، اس کے برخلاف مرزائی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے، بلکہ مسلمان کی حیثیت سے متعارف کراتے ہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

احقر

محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۹-۱۱-۱۴۰۸ھ

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

—— مجلس ادارت ——

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ ۱۷تا۲۳ ذوالقعدہ۱۴۳۶ھ مطابق یکم تا۷ ستمبر ۲۰۱۵ء شمارہ:۳۳

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

جناب جاوید غامدی... مرزا قادیانی کا وکیل صفائی	۳	محمد اعجاز مصطفی
۷ ستمبر... یوم تحفظ ختم نبوت	۸	مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ
عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور اسوۂ نبوی	۱۳	مولانا مفتی خالد محمود
۲۹ مئی سے ۷ ستمبر تک...	۱۷	مولانا قاضی مظہر حسینؒ
عقیدہ ختم نبوت... قرآن وسنت کی روشنی میں	۱۹	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مرزائیت سے نفرت کے اسباب	۲۳	ترتیب مولانا قاضی احسان احمد
قادیانی مذہب کی حقیقت	۲۷	مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ
رپورٹ سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۳۱	مفتی خالد محمود
ہدایت کا سرچشمہ	۳۳	مولانا قاضی احسان احمد

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Phone: 32780337 Fax: 32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۷۸۳۴۸۶-۰۶۱، ۴۵۸۳۴۸۶-۰۶۱

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

جناب جاوید غامدی....مرزا قادیانی کا وکیل صفائی

مدعی سست گواہ چست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

ہماری نوجوان نسل جن کو ایک خاص منصوبے اور سازش کے تحت دینی اداروں اور دینی مراکز سے دور رکھا گیا، عام طور پر اپنے دین ومذہب اور مسلک ومشرب سے خالی الذہن اور لاعلم ہوتی ہے، مگر چونکہ فطرتاً مذہب پسند ہوتی ہے، اس لیے جو شخص بھی دین کے نام پر جو آواز لگاتا ہے یہ نوجوان نسل دیوانہ وار اس کے پیچھے دوڑ پڑتی ہے اور اپنے جذبۂ اخلاص کی بنا پر ایسی آواز لگانے والے ہر شخص کو مخلص اور اپنا نجات دہندہ تصور کرتی ہے، لیکن پتہ تب چلتا ہے جب وہ اپنی متاعِ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ایران کا بہاء اللہ، فرقہ مہدویہ کا بانی محمد جون پوری، کوٹری کا گوہر شاہی، لاہور کا یوسف کذاب، پنڈی کا زید زمان عرف زید حامد اور آج ملائیشیا میں بیٹھ کر مسلمانوں کے ایمان کو متزلزل کرنے والا جاوید احمد غامدی، یہ سب وہ کردار ہیں جنھوں نے اپنے اپنے وقت میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو لوٹا اور عقیدت کا ایسا نشہ ان کو پلایا کہ آج تک کئی لوگ ان کے گرویدہ اور اپنی متاعِ ایمان ان کے ہاتھوں گنوا چکے ہیں۔

آج سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ہم چرب زبان اور طلاقتِ لسانی سے متصف ہر عیار اور مکار شخص کو دین ومذہب کا ترجمان اور اس کے پریشان افکار وخیالات کو دین ومذہب کی صحیح تعبیر اور تشریح سمجھ بیٹھتے ہیں۔

جناب جاوید احمد غامدی پاکپتن سے اٹھا، لاہور آیا، جماعت اسلامی میں شمولیت اختیار کی، وہاں کا نظم اور ڈسپلن راس نہ آیا تو امین احسن اصلاحی کو اپنا پیشوا بنایا اور اب قرآن، سنت، اجماع، نماز، زکوٰۃ، رجم، جہاد، رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مہدی علیہ الرضوان حتیٰ کہ تمام ضروریاتِ دین میں ان کی ایک الگ سوچ اور الگ فکر ہے۔

اور برملا کہا جاتا ہے کہ قرآن وسنت اور اہل سنت والجماعت کے مسلمات کی سوا چودہ سو سال سے آج تک جو تعبیر وتشریح کی جاری تھی وہ صحیح نہیں، میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یا جو میری تعبیر ہے وہ درست ہے، العیاذ باللہ۔

باقی باتوں کے علاوہ اب ایک نئی اپج جو انہوں نے اختراع کی ہے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کوئی نبوت کا اعلان نہیں کیا تھا، انہوں نے تو وہی بات کی ہے جو ابن عربیؒ اور دوسرے متصوفین نے کی ہے اور بین السطور گویا وہ یہ کہنا اور تاثر دینا چاہتے ہیں کہ چونکہ صوفیاء اور مرزا غلط تعبیر میں برابر کے شریک ہیں، اس لیے یا تو دونوں ہی کو کافر قرار دو یا دونوں ہی کافر نہیں ہیں۔ امت مسلمہ چونکہ صوفیاء کو کافر قرار نہیں دیتی، اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی بھی کافر نہیں، نعوذ باللہ من ذٰلک۔

جناب جاوید احمد غامدی کے اصل الفاظ یہ ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

> ''خود مرزا غلام احمد قادیانی کی جو تحریریں ہیں، ان میں بصراحت نبوت کے دعوے کی کوئی دلیل نہیں۔ ختم نبوت کا بھی انہوں نے کہا کہ میں اس کا قائل ہوں، لیکن میرا مطلب یہ ہے، میری.....مراد یہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ تحریر جتنی واضح ہے ان کے مقابلے میں وہ اتنی واضح نہیں ہیں، ان کے بعد مرزا بشیر الدین محمود نے معاملہ زیادہ صریح کیا کہ نہیں باقاعدہ (نبی) ہیں، ورنہ معاملہ حل ہو جاتا، اتنا...ہی رہتا جتنا صوفیاء کا تھا۔''

راقم الحروف تفصیل میں جائے بغیر مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی چند تحریرات یہاں نقل کرتا ہے، جن سے قارئین بآسانی یہ فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ ان

عبارات میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟

۱:..... ''ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے، اس لیے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے، چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا، حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ، رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں، بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۳، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۰۶، از مرزا قادیانی)

جناب جاوید غامدی صاحب بتایئے! آپ تو فرماتے ہیں کہ انہوں نے کبھی دعویٰ نبوت نہیں کیا، لیکن موصوف لکھ رہے ہیں کہ ایسا جواب صحیح نہیں۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ: رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے؟ ۲:..... رسول اور مرسل قواعد کی اصطلاح میں صاحب شریعت نبی کو ہی کہا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: مرزا غلام قادیانی نے علامہ ابن عربیؒ کی طرح نبوت کی تقسیم کی ہے: تشریعی نبوت اور عام نبوت اور عام نبوت کو انہوں نے جاری مانا ہے، جس کی بنا پر آپ صرف ان کے نہیں بلکہ پورے تصوف کے مخالف ہو گئے اور آپ نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی صوفیوں کی طرح عام نبوت کے اپنے لیے جاری رہنے کا اعلان کیا ہے، حالانکہ درج بالا مرزا کی عبارت صراحتاً اعلان کر رہی ہے کہ مرزا کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے۔

۲:..... ''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے، جو میرے پر نازل ہوا..... اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی، ص:۳۷۸، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۵۰۳، از مرزا قادیانی)

۳:..... ''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں، کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔''

(حقیقۃ الوحی، ص:۳۹۱، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۴۰۶-۴۰۷، از مرزا قادیانی)

۴:..... ''میں خدا تعالیٰ کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، ص:۱۵۰، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۱۵۴، از مرزا قادیانی)

۵:..... ''اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔''

(انجام آتھم، ص:۶۲، روحانی خزائن، ج:۱۱، ص:۶۲، از مرزا قادیانی)

۶:..... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔''

(ملفوظات، ج:۵، ص:۴۴۷، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

۷:..... ''خدا وہ خدا ہے، جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔''

(اربعین نمبر:۳، ص:۳۶، مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۴۲۶، از مرزا قادیانی)

۸:…''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء، ص:۱۱مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۱، از مرزا قادیانی)

۹:…''جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے، جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔'' (ملفوظات، ج:۵، ص:۱۷، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

۱۰:…''تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔''

(دافع البلاء، ص:۱۴، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۰، از مرزا قادیانی)

۱۱:…''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، ص:۳۸۷، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۵۰۳، از مرزا قادیانی)

۱۲:…''إنا أرسلنا إليكم رسولاً شاهدًا عليكم كما أرسلنا إلى فرعون رسولا''…''ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۱۰۲، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۱۰۵، از مرزا قادیانی)

۱۳:…''یٰس، إنک لمن المرسلین''…''اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، ص:۱۰۷مندرجہ روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۱۱۰، از مرزا قادیانی)

۱۴:…''مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ''هو الذي أرسل رسوله بالهدٰى ودين الحق ليظهره على الدين كله۔'' (اعجاز احمدی، ص:۷مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۱۱۳، از مرزا قادیانی)

۱۵:…''پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: ''محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۳مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۰۷، از مرزا قادیانی)

۱۶:…''میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں، یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ، ص:۷مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۱۱، از مرزا قادیانی)

ہم نے یہ چند حوالہ جات صرف اور صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریرات کے دیے ہیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی اور رسول ہونے کے دعاوی کیے ہیں، باقی جو کچھ ان کے بیٹوں مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ کے بارہ میں لکھا ہے، ہم نے وہ سب تحریرات یہاں نقل نہیں کیں، اس لیے کہ جناب جاوید احمد غامدی صاحب کہتے ہیں کہ مرزا کی نبوت کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب ان کے بیٹوں کا کیا دھرا ہے۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی اولاد، ان کی تمام ذریت اور پوری قادیانیت اسے نبی، رسول، نجات دہندہ اور مسیح موعود تسلیم کرتی ہے، حتیٰ کہ انہوں نے لکھا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور، اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔'' (روزنامہ الفضل، قادیان، ۲۱ر اگست، ۱۹۱۷ء، جلد نمبر:۵، ص:۸)

لیکن جناب جاوید احمد غامدی صاحب یہ بات ماننے کے لیے تیار نہیں، بلکہ وکیل صفائی کا کردار ادا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جیسے قادیانیوں سے الگ ہونے والا لاہوری گروپ مرزا کو ایک مجدد مانتا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا، یہ بھی جناب موصوف کی قادیانیوں کی طرح ایک تلبیس ہے۔ حالانکہ خلافت نہ ملنے کی وجہ سے قادیانیوں سے علیحدہ ہونے والا چوہدری محمد علی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، رسول اور اپنا نجات دہندہ سمجھتا تھا، لیکن

بعد میں اس جماعت نے ضد کی بنا پر قادیانیوں سے الگ عقیدہ گھڑ لیا۔ امت مسلمہ کے نزدیک قادیانی گروپ ہو یا لاہوری گروپ، دونوں مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

جناب محمد متین خالد صاحب اپنی مایہ ناز تصنیف ’’ثبوت حاضر ہیں‘‘ میں جناب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

’’۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی جہنم واصل ہوا، اس کے بعد حکیم نورالدین خلیفہ بنا۔ ۱۹۱۴ء میں اس کے مرنے کے بعد قادیانی جماعت میں جھگڑا پیدا ہوگیا۔ مرزا قادیانی کا دیرینہ دوست مولوی محمد علی لاہوری چاہتا تھا کہ وہ قادیانی خلافت کا زیادہ حقدار ہے، لیکن مرزا قادیانی کے خاندان والے چاہتے تھے کہ ’’خلافت‘‘ خاندان سے باہر نہ جائے، چنانچہ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود اس قادیانی گدھی پر سوار ہوگیا۔ اس کے بعد محمد علی لاہوری اپنے ساتھیوں سمیت قادیان چھوڑ کر لاہور آگیا اور یہاں اپریل ۱۹۱۴ء میں ’’احمدیہ انجمن اشاعت اسلام‘‘ کے نام سے نئی تنظیم بنا کر کام شروع کر دیا۔ لاہوری جماعت کا عقیدہ ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو دوسرے مجددوں کی طرح ایک مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ محمد علی لاہوری مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت ورسالت کو نہ صرف مانتا تھا، بلکہ پورے زور وشور کے ساتھ اس کی تبلیغ وتشہیر بھی کرتا تھا، اس نے پورے زور قلم کے ساتھ اپنے پرچہ میں تحریر کیا:

۱:.... ’’جھوٹے مدعی نبوت کو نصرت نہیں دی جاتی، بلکہ اسے ہلاک کر کے نیست ونابود کر دیا جاتا ہے.... اس طرح مرزا صاحب کے ساتھ نہیں کیا۔ پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کے مقرر کردہ قوانین کی رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا، بلکہ صادقوں اور سچے رسولوں والا سلوک کرتا ہے، اس کی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے کلام کی خلاف ورزی کرنا ہے، اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہوسکتا اور اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہوسکے گی۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز، ج:۷، ص:۲۹۴)

۲:.... ’’معلوم ہوا کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے اصحاب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح سے تعلق ہے، خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم وبیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔‘‘ (اخبار پیغام صلح، ج:۱، ص:۳۲، ۱۶/اکتوبر ۱۹۱۳ء)

۳:.... ’’ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ مسیح موعود یعنی (مرزا قادیانی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لیے دنیا میں نازل ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔‘‘ (اخبار پیغام صلح، ج:۱، ص:۳۵، ۷/ستمبر ۱۹۱۳ء)

بقول پروفیسر محمد الیاس برنیؒ: ’’قادیانیوں کی ان دونوں جماعتوں میں درحقیقت کوئی فرق نہیں، بلکہ یہ اختلاف اور نزاع صرف اقتدار کا ہے، اگر مولوی محمد علی کو مرزا محمود کی جگہ خلافت مل جاتی تو وہ بھی وہی کہتا جو عام قادیانی کہتے ہیں.... ان دونوں فرقوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ ایک کا رنگ گہرا عنابی اور دوسرے کا ہلکا گلابی ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو کافر نہیں کہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان میں اختلاف حقیقی نہیں، بلکہ بناوٹی ہے۔‘‘ (قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، از پروفیسر محمد الیاس برنیؒ)

راقم الحروف جناب جاوید احمد غامدی سے سوال کرتا ہے کہ کیا کسی اہل تصوف نے ایسے دعوے کیے ہیں؟ جو آپ کے ممدوح مرزا غلام احمد قادیانی نے کیے ہیں؟ یا کسی صوفی اور ولی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی کہا ہے؟ کیا کسی ولی نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے؟ کیا کسی ولی نے صحابہؓ کو گالیاں دی ہیں؟ کیا کسی ولی نے حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی گستاخیاں کی ہیں؟ کیا کسی ولی نے اپنے نہ ماننے والوں کو جنگل کے سؤر اور ان کی عورتوں کو کتیا کہا ہے؟ مرزا کے وکیل صفائی پر ایک ایک سوال کا جواب دینا ضروری ہے۔ (بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء

یوم تحفظ ختم نبوت

جس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا

تحریر: مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

۷/ستمبر عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی وکامرانی کا دن، مسلمانوں کی فتح وکامیابی کا دن، نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے تحفظ کا دن "لا نبی بعدی" کے مظہر کا دن ہے۔ ایک ارب بیس کروڑ مسلمانانِ عالم کے عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان ویقین کے اظہار کا دن، قادیانیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے مدعی نبوت، کذاب و دجال کی ذلت ورسوائی کا دن...... قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے کا دن، ان کو جسد ملت اسلامیہ سے اخراج کا دن، ناکامی وشکست کا دن، جھوٹ کے پول کھل جانے کا دن، قادیانیوں کے مسترد اور مردود ہونے کا دن۔

۷/ستمبر کا دن تاریخ اسلام میں ہمیشہ یادگار عظمت رہے گا، اس دن تک پہنچنے کے لئے مسلمانوں نے کیا قربانی دی اس کی تفصیلات تو ۹۰ سال پر محیط ہیں۔

۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو وہ سانحہ پیش آ گیا جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے جانشین انور شاہ مولانا بنوریؒ قافلہ امیر شریعت کو لے کر میدان عمل میں اتر پڑے۔ نشتر کالج اسٹوڈنٹس یونین کے صدر ارباب عالم کے مطابق ۲۲/مئی ۱۹۷۴ء کو کالج کے ایک سو طلباً نے سوات کا تفریحی پروگرام بنایا اور چناب ایکسپریس کے ذریعے روانہ ہوئے، ربوہ (موجودہ چناب نگر) ریلوے اسٹیشن پر بعض قادیانیوں نے طلباً کو تبلیغ شروع کردی، جس پر طلباً اور قادیانیوں میں تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا طلباً نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے اور ریل روانہ ہوگئی، ان طلباً کی ۲۹/مئی کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ واپسی تھی، قادیانیوں نے مرزا ناصر کے حکم پر (جیسا کہ اس نے ۲۳/مئی کے خطبہ میں اشارہ کیا تھا) کہ مرزا طاہر نے غنڈہ فورس (الفرقان فورس) کے ایک ہزار سے زائد مسلح افراد کی معیت میں ۲۹/مئی کو ربوہ اسٹیشن پر ان طلباً پر حملہ کرکے ان کو بربریت اور درندگی کا نشانہ بنایا گاڑی آدھا گھنٹہ سے زائد کھڑی رہی، جب قادیانی غنڈے طلباً کو نعرہ ختم نبوت زندہ باد کے قصور میں ادھ موا کر چکے تو ختم نبوت مردہ باد اور مرزا غلام احمد قادیانی کی "جے" کے نعرے لگاتے خوشیاں مناتے اپنے سربراہ مرزا ناصر کے پاس پہنچ گئے اور جشن منانے لگے، ریل فیصل آباد کی طرف روانہ ہوئی تو طلباً زخموں سے چور کراہ رہے تھے۔

آگے کی تفصیل مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ یوں بیان کرتے ہیں:

"میں گھر میں بیٹھا کام کررہا تھا کہ ایک شخص ہانپتا کانپتا میرے گھر کے دروازے پر آیا اور آوازدی، میں بنیان میں ہی دروازے پر آیا تو مجھے دیکھتے ہی وہ بے اختیار رونے لگا اور روتے روتے ربوہ اسٹیشن کا واقعہ سنایا، واقعہ سنتے ہی میں ساکت ہوگیا اسٹیشن سے معلوم کیا کہ ٹرین کب پہنچ رہی ہے؟ تو پتہ چلا کہ کچھ دیر میں پہنچنے والی ہے۔ میں نے تبلیغی جماعت کے امیر مفتی زین العابدین، حکیم عبدالرحیم اشرف اور دیگر علماً کرام اور سرکاری حکام کو اطلاع دی اور فوراً اسٹیشن کی طرف دوڑ پڑا جیسے ہی اسٹیشن پر گاڑی پہنچی تو ایک کہرام مچ گیا، پوری ریل والے سراپا احتجاج بنے ہوئے تھے، فیصل آباد کے لوگ بھی پہنچ گئے ہزاروں افراد اشتعال کی وجہ سے توڑ پھوڑ پر آمادہ تھے، بڑی مشکل سے ان کو صبر کی تلقین کی اور زخمی طلباً کی ابتدائی مرہم پٹی کی، ان کو ایئرکنڈیشن بوگیوں میں منتقل کرکے ملتان کی طرف روانہ کیا اور ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ اس واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے مجرمین کو عبرتناک سزا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا، دوسری طرف امیر مرکزیہ حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔

حضرت بنوریؒ اس وقت بیماری کی وجہ سے سوات میں ڈاکٹروں کے مشورے سے مقیم تھے، اطلاع ملتے ہی اپنی بیماری بھول گئے اور راولپنڈی فوری طور پر پہنچ گئے، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا غلام اللہ خان، قاری سعید الرحمٰن وغیرہ جمع ہوئے اور واقعہ پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ تحریک ختم نبوت کا آغاز کردیا جائے، اور اس سلسلے میں تمام سیاسی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی جائے، چنانچہ مشورے سے تمام جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی

اور حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو امیر اور محمود احمد رضوی کو جنرل سیکرٹری بنایا گیا۔ ۲۹/مئی سے تحریک کا آغاز ہوا' ہر مرحلے پر حکومت نے تحریک کو سختی سے دبانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن جاں نثاران ختم نبوت اتنے ہی حوصلے سے آگے بڑھتے گئے آخر کار ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دے کر اس مسئلہ پر بحث کرنے کا فیصلہ کیا' کمیٹی نے تقریباً ایک ماہ تک مسلسل کارروائی کی جس میں مرزا ناصر پر گیارہ دن اور لاہوری گروپ پر دو روز جرح کی گئی۔ جناب یحییٰ بختیار نے دو دن بحث کو سمیٹا اور آخر کار ۷/ستمبر کو متفقہ طور پر وہ تاریخی فیصلہ کیا گیا جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پوری قوم نے اطمینان کا سانس لیا' جاں نثاران ختم نبوت اور حضرت بنوریؒ کو سرخروئی حاصل ہوئی۔ بقول مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ تحریک ختم نبوت کی کامیابی کا سہرا جاں نثاران ختم نبوت کے سر پر سجے گا کیونکہ ان کی قربانیوں نے یہ مسئلہ حل کیا' جانشین کشمیری عاشق رسول حضرت مولانا بنوریؒ پر ان دنوں عجیب کیفیت طاری تھی' مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ اسلام آباد کے سفر کے لئے تشریف لے جانے لگے تو مجھے

حزب اختلاف کی قرارداد

حزب اختلاف نے ۳۰/جون ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کے حوالے سے درج ذیل قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی:

"جناب اسپیکر' قومی اسمبلی پاکستان

محترمی! ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں!

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا' نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان' بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں' اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں' دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ ان کے پیروکار' چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے' مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں' جو مکۃ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۶ اور ۱۰/اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی' متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت' اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے' جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنا چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار' انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے' مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے' تا کہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

محرکین قرارداد:

۱:...... مولانا مفتی محمود، ۲:...... مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، ۳:...... مولانا شاہ احمد نورانی، ۴:...... پروفیسر غفور احمد، ۵:...... مولانا سید محمد علی رضوی، ۶:...... مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)، ۷:...... چوہدری ظہور الٰہی، ۸:...... سردار شیرباز خان مزاری، ۹:...... مولانا محمد ظفر احمد انصاری، ۱۰:...... جناب عبدالحمید جتوئی، ۱۱:...... صاحبزادہ احمد رضا قصوری، ۱۲:...... جناب محمود اعظم فاروقی، ۱۳:...... مولانا صدر الشہید، ۱۴:...... مولانا نعمت اللہ، ۱۵:...... جناب عمرہ خان، ۱۶:...... مخدوم نور محمد، ۱۷:...... جناب غلام فاروق، ۱۸:...... سردار مولا بخش سومرو، ۱۹:...... سردار شوکت حیات خان، ۲۰:...... حاجی علی احمد تالپور، ۲۱:...... جناب راؤ خورشید علی خان، ۲۲:...... جناب رئیس عطا محمد خان مری، بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کئے: ۲۳:...... نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی، ۲۴:...... جناب غلام حسن خان دھاندلا، ۲۵:...... جناب کرم بخش اعوان، ۲۶:...... صاحبزادہ محمد نذیر سلطان، ۲۷:...... مہر غلام حیدر بھروانہ، ۲۸:...... میاں محمد ابراہیم برق، ۲۹:...... صاحبزادہ صفی اللہ، ۳۰:...... صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری، ۳۱:...... ملک جہانگیر خان، ۳۲:...... جناب عبدالسبحان خان، ۳۳:...... جناب اکبر خان مہمند، ۳۴:...... میجر جنرل جمالدار، ۳۵:...... حاجی صالح محمد، ۳۶:...... جناب عبدالمالک خان، ۳۷:...... خواجہ جمال محمد کوریجہ۔"

خلوت میں لے جا کر فرمایا:

"مفتی صاحب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسئلہ میں سرخروئی فرمائے، پوری قوم کی ذمہ داری کندھوں پر ہے ہمیشہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں کوئی مظلوم نہ مر جائے، ہم چاہتے ہیں کہ مظلوم رہیں کیونکہ مظلوم کے ساتھ اللہ کی رحمت ہوتی ہے، میں رات کو اٹھ اٹھ کر رب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ خصوصی مدد فرمائیں۔"

بہرحال حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاص اور رب کائنات سے خصوصی تعلق اور جاں نثاران ختم نبوت کی قربانیوں کا ثمرہ ذوالفقار علی بھٹو جیسے شخص کے دور حکومت میں جس کو پاکستان کی تاریخ میں دینی حوالے سے بدترین دور کہا جاتا ہے عطا فرمایا اور بقول ذوالفقار علی بھٹو: "میں نے ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل کیا"۔

ستمبر کو آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانی غیر مسلم اقلیت تو قرار دے دیئے گئے مگر اس پر قانون سازی نہ ہوسکی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے حضرت اقدس مولانا بنوریؒ کے حکم پر اس سلسلے میں کام کو منظم کرنا شروع کیا اس دوران حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے کامیاب و کامران ہو کر تشریف لے گئے، آپ کے بعد قافلہ امیر شریعت کی سربراہی آپ کے نائب اور شاگرد خاص شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم العالیہ کے حصے میں آئی۔

مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ العالی جیسے مخلص اکابر شریک سفر تھے تو جاں نثاران ختم نبوت کے رضاکار جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کی شکل میں لاکھوں کی تعداد میں موجود تھے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنے اکابر کے طرز پر اخلاص وللّٰہیت کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھایا اور جنرل ضیاء الحق مرحوم کی فوجی حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے متعلق غیر مسلم اقلیت ہونے والی ترمیم کے مطابق قانون سازی کرے کیونکہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں جیسی عبادت گاہیں قائم کررہے ہیں، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات استعمال کررہے ہیں، اپنے جھوٹے نبی کے لئے پیغمبر و رسول کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، جھوٹے نبی کے جھوٹے جانشینوں کے لئے خلیفۃ المسلمین اور عورتوں کے لئے امہات المومنین وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، جب ضیاءً

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا سرکاری ترمیمی بل

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی عوامی تحریک کے حوالے سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو شام چار بجے قومی اسمبلی کا ایک فیصلہ کن اجلاس ہوا جس میں وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی منظوری سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے ترمیمی بل کی منظوری کا اعلان کیا۔ اس سرکاری ترمیمی بل کا متن درج ذیل ہے:

"آئین پاکستان میں ترمیم کے لئے ایک بل: ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا بذریعہ ہٰذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

ا:..... مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:

(ا) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔ (۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲:..... آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں، جسے بعد ازیں آئین کہا جائے گا۔ دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جائیں گے۔

۳:..... آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی (۳) جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان اغراض و وجوہ:

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔"

الحق حکومت نے پس و پیش کی حد کر دی تو قافلہ امیر شریعت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے جاں نثاران ختم نبوت کو اسلام آباد کی جامع مسجد میں طلب کر لیا اور اعلان کیا کہ جاں نثاران ختم نبوت کا جلوس مجلس شوریٰ کا گھیراؤ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم اور آپ کے رفقا کو کامیابی عطا فرمائی اور ۱۹۸۴ء میں ضیاء الحق حکومت نے اس وقت کے وزیر اطلاعات وکیل ختم نبوت راجہ ظفر الحق کا تیار کردہ "امتناع قادیانیت آرڈیننس" جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہنا' مسلمان کہلوانا' شعائر اسلام استعمال کرنا اور مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنا جرم قرار پایا۔ اس طرح ۷/ستمبر کی آئینی ترمیم کی ایک حد تک تکمیل ہوئی اور عاشق رسول استاد محترم مولانا بنوریؒ کے کامیاب مشن کو ان کے دو شاگردوں مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور مفتی احمد الرحمٰنؒ نے پایہ تکمیل تک پہنچایا' اس طرح قانونی دائرے میں قادیانی گروہ اپنے انجام کو پہنچ گیا اور خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت کو امت مسلمہ نے اچھے انداز میں زندہ کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ابتداء سے ایک ہی کام ہے کہ امت مسلمہ کو جھوٹے نبی کے جال میں پھنسنے سے بچایا جائے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے نکل کر کسی گمراہ کے ہتھے نہ چڑھ جائیں اس لئے سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوت دی گئی کہ وہ غلط عقائد سے توبہ کر کے اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے وابستہ کر لے اور جب وہ باز نہ آیا تو اس کے دائرہ اسلام سے فارغ ہونے کا فتویٰ جاری کیا' چنانچہ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سب سے پہلا کام قادیانی ذریت کو دعوت اسلام دینا ہے' تحریروں' مباہلوں اور مناظروں کا مقصد شخصیات چمکانا نہیں اور نہ ہی اپنے کام کی بلندی کا اظہار ہے بلکہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کا اظہار اور امت مسلمہ کو اس عقیدہ پر قائم رکھنا ہے اس لئے وہ ہر کانفرنس میں قادیانیوں اور اس کے سربراہ مرزا طاہر کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لے کر جہنم سے بچ جائے اور اگر ہٹ دھرمی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ نے جو عذاب

مرزائی مسلمانوں سے الگ اقلیت ہیں

شورش کاشمیریؒ

صبا کے دوش نازک پر خبر آئی بحمداللہ!
جداگانہ اقلیت ہیں مرزائی بحمداللہ!

پڑی ہے کھلبلی ربوہ کے ایوانِ خلافت میں
بہشتی مقبرے پر برق لہرائی بحمداللہ!

حکیم شرقؒ کی اک آرزو پوری ہوئی آخر
مراد اسلام کے بیٹوں کی بر آئی بحمداللہ!

علم لہرائے گا ہر آن توحید و رسالت کا
مسلماں لے رہے ہیں پھر سے انگڑائی بحمداللہ!

فضا میں اڑ رہی ہیں دھجیاں ظلی نبوت کی
اکٹھے ہوئے اک صف میں بطحائی بحمداللہ!

قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں یارانِ سر پل کے
یہی ہے ملت بیضا کی گیرائی بحمداللہ!

نبوت قادیاں کی سرزمیں میں؟ توبہ توبہ کر
نتیجہ کیا ہے؟ اس ٹولے کا . . . پسپائی بحمداللہ!

زمانہ ہوگیا، ناقابل تسخیر و طاعت ہے
غلامانِ پیمبر کی توانائی بحمداللہ!

نبی کے نام کا ڈنکا بجے گا ہر کہیں شورش
خدا کے دشمنوں کے ہوگی رسوائی بحمداللہ!

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

مسیلمہ کذاب کے لئے مقرر کیا تھا اس کو بھگتنے کے لئے تیار ہوجائے اور اگر وہ دعوت اسلام قبول نہیں کرتے تو اندرون و بیرون پاکستان غیر مسلم اقلیت کی طرح رہیں اور اپنے آپ کو عیسائی' یہودی' سکھ' پارسی' ہندو اور بدھ مت والوں کی طرح الگ مذہب والا سمجھیں اقلیت کی حیثیت سے ہر مسلمان کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا لیکن قادیانیوں کا طرز عمل ملاحظہ کرلیں کہ وہ آئین پاکستان کے مطابق ہے یا نہیں؟

۱:...... قادیانی اپنے آپ کو جھوٹے نبی پر ایمان لانے کے باوجود مسلمان سمجھتے ہیں' مسلمان کہتے ہیں اور مسلمان کہلواتے ہیں' جبکہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان' جو نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا نبی کہتے ہیں' وہ قادیانیوں کے نزدیک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔ (ملاحظہ کیجئے ''قومی اسمبلی میں مرزا ناصر کا بیان'' کتاب ''تاریخی دستاویز قومی اسمبلی ۱۹۷۴ء میں کارروائی'' از: مولانا اللہ وسایا)

۲:...... قادیانی اپنی عبادت گاہیں' مسلمانوں کی مسجد کی طرح بنا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں' کلمہ طیبہ کا بیج سینے اور عمارتوں پر لگاتے ہیں اور اس کلمہ سے مراد نعوذ باللہ اپنے جھوٹے نبی کو لیتے ہیں' جو آئین پاکستان اور قرآنی احکام کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

۳:...... قادیانی اپنے لئے اسلامی شعائر استعمال کرتے ہیں' مسلمانوں کی طرح اذان دیتے ہیں' قرآنی آیات معنوی تحریف کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جبکہ آئین پاکستان اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کے مطابق یہ سراسر غیر قانونی عمل ہے۔

جو ختم نبوت کا طرفدار نہیں ہے
لاریب وہ جنت کا حقدار نہیں ہے
خاموش رہے سن کر جو نبی ﷺ کی توہین
بے شرم ہے، بزدل ہے، وہ خوددار نہیں ہے

۴:...... قادیانی گروہ ڈش انٹینا' انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع سے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے جبکہ کھلے عام تبلیغ آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

۵:...... قادیانی جماعت مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اختیار کرتی ہے اور ان علاقوں میں جہاں مسلمان کم تعداد میں ہیں ان پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔

۶:...... قادیانی مغربی ممالک میں اسلام' پاکستان اور علمائے کرام کے خلاف جھوٹا زہریلا پروپیگنڈہ کرکے سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں' اس طرح وہ پاکستان کو بدنام کرکے غداری کے مرتکب ہوتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ حکومت پاکستان سے صرف اتنا ہے کہ قادیانیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ غیر مسلم اقلیت کی طرح رہیں' اپنے آپ کو مسلمان نہ کہیں اور نہ کہلوائیں' شعائر اسلام کا استعمال ترک کردیں' کھلم کھلا قادیانیت کی تبلیغ نہ کریں' مساجد کی طرح عبادت گاہیں قائم نہیں کریں اور اگر ایسا ہو تو آئین پاکستان کے تحت ان کے خلاف کارروائی کی جائے تاکہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا نہ ہو۔

مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں' سادہ لوحی میں قادیانیوں کے جال میں نہ پھنسیں' نوکریوں کے لالچ' ویزوں کی ترغیب' کمپیوٹر سینٹرز' کوچنگ سینٹرز' کھیلوں کے کلب اور ڈش انٹینا کے ذریعے جو قادیانیت کی تبلیغ کی جارہی ہے' اس پر نگاہ رکھیں اور ان جھانسوں میں آکر اپنا ایمان ضائع نہ کریں۔ قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مطلع کریں تاکہ آئینی طریقے سے اس کا سدباب کیا جائے' مغربی ممالک' انگلینڈ اور امریکی حکومت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ ہے کہ جیسے عالم اسلام نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیا ہے تو مغرب اور امریکہ اور دیگر غیر مسلم اقوام قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلم اور الگ مذہب والا معاملہ کریں۔ مسلمانوں کی صف میں ان کو شامل کرکے مسلمانوں کے حقوق ان کو نہ دیں اور ان کے جھوٹے پروپیگنڈوں سے متاثر نہ ہوں بلکہ حقائق کی تحقیق کریں' ہمارا دعویٰ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو ہر غیر مسلم اقلیت سے زیادہ حقوق حاصل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حفاظت عقیدہ ختم نبوت کے لئے پرامن مشن ان شاء اللہ العزیز جاری رکھے گی۔ ☆☆☆

جان سکتا ہے وہی مرزائیوں کی عاقبت
جس کے ہے پیش نظر حشر ثمود انجام عاد
منکر ختم نبوت کے مقدر میں ہے درج
ذلت وخواری ورسوائی اِلٰی یَوْمِ التَّنَاد

مولانا ظفر علی خانؒ

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور اسوۂ نبوی

مفتی خالد محمود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حیات میں تین افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کیا طرز عمل اختیار کیا یہ پوری امت کے لیے مشعل راہ ہے اور امت کے لیے ایک راہنما درس ہے کہ ایسے موقع پر امت کو کیا کرنا چاہیے اور یہ بھی سب کچھ مشیت ایزدی سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بتانا چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور زبانی ہدایات کے ساتھ عملی طور پر بھی راہنمائی ہوجائے۔ تین افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا (۱) اسود عنسی (۲) طلیحہ اسدی (۳) مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی یمن کے علاقے صنعا کا رہنے والا تھا عنس قبیلہ کا سردار تھا اس لیے عنسی کہا جاتا ہے، حدیث میں اس کو صاحب صنعاء کہا گیا ہے اس کا نام عبہلہ تھا چونکہ بہت کالا تھا اس لیے اسود نام پڑ گیا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یمن کے گورنر کو قتل کرکے پورے یمن پر قبضہ کرلیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو اس کے خاتمہ کے لیے بھیجا اور حضرت فیروز نے اسود عنسی کے گھر میں نقب لگا کر اس کا خاتمہ کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ بات بتاتے ہوئے فرمایا فاز فیروز (فیروز کامیاب ہوگیا) اس طرح ایک جھوٹے نبی کے خاتمہ پر بارگاہ رسالت سے حضرت فیروز رضی اللہ نے کامیابی کی سند حاصل کی۔

طلیحہ بن خویلد جو قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا، نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کئی افراد اکٹھے کرلیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معروف صحابی کمانڈر حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کو اس سرکوبی کے لیے بھیجا، انہوں نے اس کا محاصرہ کرتے ہوئے اس پر حملہ کیا اگرچہ طلیحہ قابو میں نہیں آیا، بھاگ گیا مگر باقی لوگوں کے ساتھ جنگ ہوئی اور مسلمان کامیاب وکامران واپس لوٹے۔ ابھی حضرت ضرار راستہ میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

تیسرا مدعی نبوت مسیلمہ تھا جو یمامہ کے مضبوط قبیلہ بنو حنیفہ سے تعلق رکھتا تھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ نبوت میں شراکت کا دعویٰ کیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا:

''مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام، بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے تمہاری نبوت میں مجھے شریک کردیا ہے اس لیے آدھی زمین میری، آدھی آپ کی مگر قریش زیادتی کرتے ہیں۔'' (دلائل النبوۃ، ج۵، ص۳۳۱)

اس کے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا:

''محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام! سلام ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔ اما بعد! زمین اللہ کی ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنادیتا ہے۔'' (دلائل النبوۃ۔ ترجمان السنۃ)

اس دن سے مسیلمہ کا نام کذاب پڑ گیا اور اس کے نام کا حصہ بن گیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی تقسیم کے بارے میں جواب دیا کہ یہ اللہ کی ہے اللہ جس کو چاہتے ہیں اس کا وارث بناتے ہیں اور نبوت میں شراکت اور اپنے آپ کو رسول اللہ لکھنے کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ بات کہنے والا سب سے بڑا جھوٹا ہے اور یہ بات اس قابل ہے کہ اس کی طرف دھیان ہی نہ دیا جائے۔ البتہ اس کے قاصدوں کو کہا کہ اگر قاصد کا قتل کرنا جائز ہوتا تو تم دونوں کی گردن اڑادیتا۔

> ظہور اسلام سے لے کر اس وقت تک کوئی فتنہ اسلام کی تاریخ میں اتنا نازک اور ابتلاء کا نہیں رہا، جتنا قادیانیت ہے، اس کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ ایک مستقل دین اور متوازی امت کی تشکیل کرتا ہے بعض لوگ اسے بھی دیگر فرقوں کی طرح ایک اسلامی فرقہ سمجھ کر اس فتنہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں شاید ان کی نظر سے قادیانی لٹریچر نہیں گزرا، ورنہ وہ کبھی اس سوچ کے حامل نہ ہوتے۔

یہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ اور عملی نمونہ کہ ایک لمحے کے لیے بھی جھوٹی نبوت برداشت نہیں اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے اس کا دعویٰ ناقابل برداشت ہے۔

صحابہ کرام کا طرز عمل:

اسود عنسی اور طلیحہ اسدی کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیلمہ کذاب کی بیخ کنی اور اس کے خاتمے کا موقع نہیں ملا۔ اس لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (جن کے سامنے آپ کا اسوۂ حسنہ موجود تھا) نے مسیلمہ کذاب کے فتنے کے خاتمے کے لیے ایک لشکر بھیجا جس میں بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، اور تمام صحابہ نے اس لشکر کشی پر اتفاق کیا، یوں سب سے پہلا اجماع اور سب سے قوی اور مضبوط اجماع منکرین ختم نبوت کے خلاف منعقد ہوا۔ اس جنگ میں سب سے پہلے عکرمہ رضی اللہ عنہ، پھر حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور آخر میں حضرت خالد بن ولید نے لشکر کی کمان کی۔ مسیلمہ کذاب اپنے بیس ہزار لشکریوں سمیت حدیقۃ الموت میں جہنم رسید ہوا۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف ختم نبوت کے تحفظ کے اس پہلے معرکہ میں بارہ سو (۱۲۰۰) صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں سات سو (۷۰۰) قرآن مجید کے حافظ و عالم اور ستر بدری صحابہ کرام بھی تھے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرام کی تعداد ۲۵۹ ہے۔

مسیلمہ کذاب حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا جس پر انہوں نے کہا کہ حالت کفر میں میرے ہاتھوں ایک بڑے مسلمان شہید ہوئے تھے آج ایک بڑے کافر کو قتل کر کے میں نے اس کا مداوا کر دیا۔

یہ تو خلیفہ اول اور صحابہ کرام کا اجتماعی طرز عمل تھا انفرادی طور پر صحابہ نے کیا طرز عمل اختیار کیا درج ذیل دو واقعات سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

۱:... یمن میں حضرت ابومسلم خولانی جن کا نام عبداللہ بن ثوب تھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اسلام لا چکے تھے مگر ابھی تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے تھے، اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، ابومسلم خولانی کو بھی بلایا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی، انہوں نے انکار کر دیا، انکار پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ دھکائی اور اس میں انہیں ڈالدیا وہ بلا تردد و خوف کے آگ میں کود گئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان کے لیے بے اثر کر دیا اور وہ آگ سے صحیح سلامت نکل آئے، یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنسی اور اس کے ساتھیوں پر ہیبت طاری ہوگئی اور ان کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ مزید ان کے خلاف انتقامی کارروائی کریں، مگر ان کو اپنی خود ساختہ جھوٹی نبوت زمین بوس ہوتی محسوس ہوئی اس لیے انہیں یمن سے جلاوطن کر دیا وہ سیدھے مدینہ منورہ روانہ ہوگئے۔ جب مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما چکے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے خلیفہ مقرر ہو چکے ہیں۔ وہ مدینہ منورہ میں اجنبی تھے، مسجد نبوی میں ایک ستون کے پیچھے نماز میں مشغول ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے ایک اجنبی مسافر کو دیکھا، نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کیا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر نے پوچھا کون ہو، کہاں سے آئے؟ انہوں نے کہا یمن سے۔ یمن کے واقعہ کی اطلاع مدینہ منورہ پہنچ چکی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بڑے اشتیاق سے پوچھا اللہ کے دشمن اسود عنسی نے ہمارے دوست کو آگ میں ڈالا تھا آگ نے ان پر اثر نہیں کیا تم انہیں جانتے ہو؟ حضرت ابومسلم خولانی نے کہا ہاں ان کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فراست ایمانی نے کام کیا، فوراً پوچھا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ آپ ہی تو نہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں فوراً خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور ابومسلم خولانی کو اپنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم کے درمیان بٹھا کر فرمایا، اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ کے اس شخص کی زیارت کرا دی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا"۔ (حلیۃ الاولیاء ص ۱۲۹، ج ۲، ترجمان السنۃ ص ۳۴۱، ج ۴)

> ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
> منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے
> جب تک بھی دہن میں ہے زباں، سینے میں دل ہے
> کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے
>
> سید امین گیلانیؒ

۲:... اسی طرح حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذاب نے بلا کر پوچھا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں انہوں نے فرمایا، ہاں! اس نے پھر پوچھا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں:؟ اس پر انہوں نے عجیب جواب دیا کہ "تم جو کچھ کہہ رہے ہو میرے کان

اس سے بہرے ہیں"یعنی گواہی تو بہت دور کی بات، میرے کان یہ بات سننے کے لیے ہی تیار نہیں اور نہ ہی سننا چاہتا ہوں، مسیلمہ نے بار بار یہ سوال کیا مگر انکا یہی جواب تھا۔ مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا اور اپنا سوال دہراتا رہا، مگر حضرت حبیب بن زید بھی ثابت قدم رہے یہاں تک کہ ان کو شہید کر دیا۔

صحابہ کرامؓ نے اپنے طرز عمل سے امت پر یہ ثابت کر دیا کہ وہ آگ میں کود سکتے ہیں، اپنا ایک ایک عضو کٹوا سکتے ہیں، جان دے سکتے ہیں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

امت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ اور صحابہ کرام کے اس مبارک عمل کو اپنے لیے نمونہ اور اسوہ بنایا، اس کو اپنے لیے مشعل راہ بنایا اور جب بھی کسی شوریدہ سر نے نبوت کا دعویٰ کیا امت نے نہ صرف یہ کہ اس کا مقابلہ کیا بلکہ جب تک اس کا قلع قمع نہیں کر دیا، چین اور سکون کا سانس نہیں لیا، پوری تاریخ اسلامی میں ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا کہ کبھی کسی نبوت کا دعویٰ کیا ہوا اور امت نے اسے خاموشی سے برداشت کر لیا ہو۔

اسی عمل کا تسلسل ہے کہ جب متحدہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے پیروکاروں کی ایک جماعت بنائی تو اسوۂ نبوی اور صحابہ کرام کے عمل کی پیروی کرتے ہوئے علماء حق اس جھوٹی نبوت کے خاتمے کے لیے میدان عمل میں آئے اور اس کا ہر سطح پر مقابلہ کیا، اس وقت کی حکومت برطانیہ کی چوں کہ مکمل سرپرستی مرزا غلام احمد کو حاصل تھی اس لیے اس فتنہ کا خاتمہ اس طرح تو نہیں کیا جا سکا جس طرح دور نبوی اور دور صحابہ میں ہوا مگر اس فتنے کے مقابلہ اور اسکو ختم کرنے کے لیے کوئی سستی اور غفلت نہیں برتی گئی بلکہ تحریری، تقریری، مناظرہ، مباہلہ غرضیکہ ہر سطح پر اس کا مقابلہ کیا۔

ان تمام فتنوں میں جو امت کی تاریخ میں رونما ہوئے فتنہ قادیانیت سرفہرست ہے، ظہور اسلام سے لے کر اس وقت تک کوئی فتنہ اسلام کی تاریخ میں اتنا نازک اور ابتلاء کا نہیں رہا، جتنا قادیانیت ہے، اس کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ ایک مستقل دین اور متوازی امت کی تشکیل کرتا ہے بعض لوگ اسے بھی دیگر فرقوں کی طرح ایک اسلامی فرقہ سمجھ کر اس فتنہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں شاید ان کی نظر سے قادیانی لٹریچر نہیں گزرا ورنہ وہ کبھی اس سوچ کے حامل نہ ہوتے، حقیقت یہ ہے کہ قادیانیت ایک متوازی اُمت اور ایک مستقل دین کی داعی ہے یہاں نبی کے مقابلے میں نبی کو کھڑا کیا گیا بلکہ اسے دوسرے انبیاء سے حتیٰ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دیا، شعائر کے مقابلہ میں شعائر، مقامات مقدسہ کے مقابلہ میں مقامات مقدسہ، کتاب کے مقابلہ میں کتاب، افراد کے مقابلہ میں افراد ہر چیز کا بدل انہوں نے مہیا کیا، چنانچہ نبی کے مقابلہ میں نبی اور جھوٹے نبی کے ماننے والوں کو صحابہ کا درجہ دیا گیا، اس کی بیویوں کو امہات المومنین کہا گیا، مکہ اور مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو ارض حرم اور مکۃ المسیح قرار دیا، حج کے مقابلہ میں قادیان حاضری کو حج سے زیادہ ثواب قرار دیا، قرآن کریم کے مقابلہ میں "تذکرہ" نامی کتاب کو پیش کیا غرضیکہ ایک ایک چیز میں اختلاف کیا اور صرف اختلاف نہیں بلکہ مقابلہ کیا اور خود اس کا انہوں نے اعتراف کیا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا محمود اپنی ایک تقریر میں کہتا ہے:

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں) کا اسلام اور ہے ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور، اسی طرح ہر بات میں ان سے اختلاف ہے۔"

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔" (خطبہ جمعہ، الفضل)

اس طرح کی بے شمار تحریریں پیش کی جا سکتی ہیں کہ یہ صرف ایک فرقہ نہیں بلکہ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک بغاوت اور اسلام کے متوازی ایک علیحدہ دین ہے، جس کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی انہیں اسلام کا نام استعمال کرنے کا حق ہے اور نہ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں لیکن ان کی ہٹ دھرمی ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے یہ اسلام اور مسلمانان اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں اس لیے ہمیشہ امت محمدیہ نے

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے
اُس جانِ دوعالم ﷺ پہ فدا جان کریں گے
کافر ہے جسے ختم نبوت کا ہو انکار
روکے گا ہمیں کون یہ اعلان کریں گے

سید امین گیلانی

یہ مطالبہ کیا کہ انہیں غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس کے لیے ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی جس میں یہی بنیادی مطالبہ تھا مگر اسے قوت وطاقت کے بل بوتے پر کچل دیا گیا اور اسے ناکام بنانے کی کوشش کی۔

۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر تحریک چلی جس میں پاکستان کے تمام مسلمانوں کا بیک آواز ایک ہی مطالبہ تھا کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس مطالبہ نے زور پکڑا، پرامن تحریک چلی، پوری قوم اس مسئلہ پر متفق تھی چنانچہ یہ تحریک ۷ر ستمبر کے تاریخ ساز آئینی فیصلہ پر منتج ہوئی۔ تحریک کی تفصیلات تو بہت ہیں مگر اختصار کے ساتھ واقعات کی ترتیب کچھ اس طرح ہے:

"۱:... ۲۲ر مئی کو طلبا کے وفد کی ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں سے تو تکار ہوئی۔

۲:... ۲۹ر مئی کو بدلہ لینے کے لیے قادیانیوں نے طلبا پر قاتلانہ سفاکانہ حملہ کیا۔

۳:... ۳۰ر مئی کو لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔

۴:... ۳۱ر مئی کو سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لیے صمدانی ٹریبونل کا قیام عمل میں آیا۔

۵:... ۳ر جون کو مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔

۶:... ۹ر جون کو مجلس عمل لاہور کے اجلاس میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کو مجلس عمل کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

۷:... ۱۳ر جون کو وزیر اعظم نے نشری تقریر میں بجٹ کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔

۸:... ۱۴ر جون کو ملک گیر ایسی مکمل ہڑتال ہوئی جس کی نظیر پاکستان کی تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔

۹:... ۱۶ر جون کو مجلس عمل کا لائل پور میں اجلاس ہوا جس میں حضرت بنوری کو امیر اور مولانا محمود احمد رضوی کو سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

۱۰:... ۳۰ر جون کو قومی اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی جس پر غور کے لیے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔

۱۱:... ۲۴ر جولائی کو وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا، ہمیں منظور ہوگا۔

۱۲:... ۳ر اگست کو صمدانی ٹریبونل نے تحقیقات مکمل کر لیں۔

۱۳:... ۵ر اگست سے ۲۳ر اگست تک وقفوں سے مکمل گیارہ روز میں ۴۱ گھنٹے اور پچاس منٹ مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں اپنا بیان اور شہادت ریکارڈ کرائی اور ان پر جرح کی گئی۔

۱۴:... ۲۰ر اگست کو صمدانی ٹریبونل نے اپنی رپورٹ سانحہ ربوہ سے متعلق وزیر اعلیٰ کو پیش کی۔

۱۵:... ۲۲ر اگست کو رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کی گئی۔

۱۶:... ۲۴ر اگست کو وزیر اعظم نے فیصلہ کے لیے ۷ر ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔

۱۷:... ۲۷، ۲۸ر اگست کو لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں ۸ گھنٹے ۲۰ منٹ تک جرح ہوئی۔

۱۸:... یکم ستمبر کو لاہور شاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

۱۹:... ۵، ۶ر ستمبر کو اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا۔

۲۰:... ۶ر ستمبر کو مجلس عمل کی راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس، وزیر اعظم سے ملاقات (اور فیصلہ)

۲۱:... ۷ر ستمبر ڈھائی بجے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں کمیٹی کی سفارشات کو حتمی شکل دی گئی۔ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی نے ۲۸ر اجلاس کیے جن میں مجموعی طور پر ۹۸ گھنٹے غور وخوض کیا گیا۔

۲۲:... ۷ر ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں وہ تاریخی بل پیش کیا اور پانچ بجکر باون منٹ پر اسپیکر قومی اسمبلی نے تمام اراکین کی متفقہ رائے سے ترمیم پاس ہونے کا اعلان کیا۔

۲۳:... اسی روز (۷ر ستمبر کو) ایوان بالا سینٹ کا اجلاس ہوا جس میں قومی اسمبلی سے منظور شدہ بل پیش کیا گیا اور ۸ بجکر چار منٹ پر ایوان بالا نے بھی متفقہ طور پر یہ بل منظور کرنے کا اعلان کیا۔ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں آیا۔

۲۴:... ۷ر ستمبر کو قومی اسمبلی نے فیصلہ کا اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں۔ اور اس شق کو باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد وعدہ کیا گیا تھا کہ اس سلسلہ میں باقاعدہ قانون سازی کی جائے گی تاکہ قادیانی اپنے اسلام اور مسلمان کا لفظ اور دیگر اسلامی اصطلاحات استعمال نہ کر سکیں، مگر اس سلسلہ میں ٹال مٹول سے کام لیا گیا اور قانون سازی نہ کی جا سکی تا آنکہ ۱۹۸۴ء میں ایک بار پھر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ کی سربراہی میں تحریک کو منظم کیا گیا جس کے نتیجہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس منظور ہوا جس کی رو سے قادیانیوں کے لیے اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا کہلوانا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینا، اذان دینا، کلمہ طیبہ کا بیج لگانا، مرزا غلام احمد کو نبی کہنا، اس کے ساتھیوں کو صحابی اور اس کی بیویوں کو امہات المومنین کہنا وغیرہ الفاظ کا استعمال قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا۔

ستمبر کا مہینہ ہمیں اس واقعہ اور اس جدوجہد کی یاد دلاتا ہے اور ہمیں آمادہ کرتا ہے کہ ہم بھی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں۔ ☆☆

۲۹ مئی سے ۷ ستمبر تک

حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس میں سفر کرنے والے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے ایک سو ستر نہتے طلباء پر ہزاروں مرزائی غنڈوں نے زبردست جارحانہ حملہ کیا تھا جس سے غالباً ان کا مقصد اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے مسلمانانِ پاکستان کو مرعوب کرنا تھا، کیونکہ وہ پاکستان میں اپنی مستقل حکومت کے خواب دیکھ رہے تھے، لیکن خداوند ذوالجلال کے ہاں کچھ اور ہی مقدر تھا۔ مرزائیوں کو کیا معلوم تھا کہ ان کا یہی ناپاک حملہ پاکستان میں ان کی آئینی موت کا سبب بن جائے گا اور باوجود دعویٰ اسلام کے قانوناً کافر قرار دیے جائیں گے۔ مرزائیوں کے اس ظالمانہ اقدام نے پاکستان کے مسلمانوں کو جگا دیا۔ ختم نبوت کے شیدائی مشتعل ہو گئے۔ حضور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والا ہر مسلمان حرکت میں آ گیا۔ مسلمانوں کے ہر طبقہ اور ہر جماعت نے طریق کار کے اختلاف کے باوجود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایمانی وفاداری کا ثبوت دیا۔

احتجاجی جلسے ہوئے، جلوس نکالے گئے، گرفتاریاں ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا پاکستان ختم نبوت کی ایک تحریک بن گیا اور بلا اختلاف متفقہ طور پر حسب ذیل مطالبات انتہائی جوش و خروش سے حکومت پاکستان کے سامنے پیش کیے گئے:

۱: . . . مرزائیوں کو (قادیانی ہوں یا لاہوری) غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲:...ان کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔

۳:...ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

ان مطالبات کے نتیجہ میں حکومت پنجاب نے ربوہ کیس کی سماعت کے لئے ایک خصوصی ٹریبونل قائم کیا، ربوہ سے مرزائی پارٹی کے قریباً پچاس سرکردہ افراد گرفتار کیے گئے، پولیس نے ربوہ پر چھاپا مار کر "الفضل" ۲ جون ۱۹۷۴ء کے دو ہزار پرچے ضبط کر لئے اور ۱۳ جون کو وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے نشری تقریر میں اپنے اس عقیدہ کا اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور جو شخص آپ کے بعد کسی شخص کو نبی مانے وہ مسلمان نہیں ہے اور قوم سے یہ پُرعزم وعدہ کیا کہ مرزائیت کے اس نوے سالہ پرانے مسئلہ کو ضرور حل کیا جائے گا اور ان شاء اللہ! اس طرح حل ہوگا کہ ساری قوم اس سے مطمئن ہو جائے گی۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کر دیا گیا، جس میں ایک رہبر کمیٹی بنائی گئی جو حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے معزز ارکان پر مشتمل تھی، جس میں علماء بھی تھے اور سیاسی زعما بھی، قادیانی سربراہ مرزا ناصر کے علاوہ لاہوری پارٹی کے سربراہ مسٹر صدر الدین کو بھی اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دی گئی، چنانچہ ان دونوں نے اپنا اپنا مطبوعہ محضر خاص پیش کیا، رہبر کمیٹی میں اٹارنی جنرل کی موجودگی میں مرزا ناصر پر جرح کی گئی، مرزائی دونوں پارٹیوں کے محضر ناموں کے جواب میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی (ایم این اے) نے جمعیت علماء اسلام (ہزاروی گروپ) کی طرف سے "جواب محضر نامہ" مطبع کرا کر قومی اسمبلی میں تقسیم کیا اور مجلس عمل ختم نبوت کی طرف سے بھی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (ایم این اے) ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام (مفتی گروپ) نے اپنا مطبوعہ جواب پیش کیا۔

قادیانی سربراہ مرزا ناصر، لاہوری پارٹی کے صدر مسٹر صدر الدین، مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت غلام غوث ہزاروی صاحب نے اپنے اپنے مطبوعہ موقف نامے قومی اسمبلی میں پڑھ کر بھی سنائے مرزا ناصر پر مدلل اور مفصل جرح کی گئی جس سے مرزا سخت پریشان اور مبہوت ہوا اور قومی اسمبلی کے جو مسلم ارکان پہلے مرزائیت کے دجل اور فریب سے پوری طرح واقف نہ تھے، ان پر بھی مرزائی نبوت کا فتنہ منکشف ہو گیا اور حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی حقانیت زیادہ واضح ہو گئی۔ سچ کہا ہے بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان مرحوم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں:

نبوت اسے بخشی انگریز نے
یہ پودا اسی کا ہے خود کاشتہ

۷ ستمبر کا تاریخی دن:

آخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا وہ تاریخی دن آ گیا جس کی ملت اسلامیہ منتظر تھی اور وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں قومی اسمبلی کے مسلم ارکان نے خواہ حزب اقتدار سے تعلق رکھتے تھے یا حزب اختلاف سے، متفقہ طور پر یہ قانون منظور کر لیا کہ مرزائی (قادیانی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں یا لاہوری سے) غیر مسلم اقلیت ہیں اور آئندہ اُن کا نام دوسری غیر مسلم اقلیتوں (عیسائیوں اور بدھوں وغیرہ) کے خانے میں لکھا جائے گا۔ چنانچہ آئین میں ترمیم کے بعد جو

قانونی دفعات منظور ہو جائیں، وہ حسب ذیل ہیں:

۱:... یہ قانون آئین میں دوسری ترمیم کا قانون مجریہ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔ یہ قانون فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲:... اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۰۶ کی دفعہ نمبر ۳ میں لفظ فرقے کے بعد قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کے افراد کے الفاظ شامل کئے جائیں گے۔

۳:... آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ میں دفعہ نمبر ۲ کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کی جائے گی:

”جو شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر مکمل اور غیر مشروط پر یقین نہ رکھتا ہو یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد الفاظ کے کسی بھی مفہوم یا اظہار کی صورت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو یا اس قسم کے دعویدار کو نبی یا مصلح مانتا ہو وہ آئین وقانون کے مقاصد کے تحت مسلمان نہیں ہے۔“

اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ میں حسب ذیل تشریح بھی شامل کردی گئی ہے کہ:

”جو مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے (جیسا کہ آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۹۰ کی دفعہ ۳ میں صراحت کردی گئی ہے) کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھتے، عمل کرے یا پرچار کرے گا اسے اس دفعہ کے تحت سزا دی جائے گی۔“

(نوائے وقت راولپنڈی ۸ ستمبر ۱۹۷۴ء)

ملتِ اسلامیہ کو مبارکباد:

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے اس تاریخی فیصلہ پر ہم ”خدامِ اہلسنت“ کی طرف سے تمام امت اسلامیہ خصوصاً سواد اعظم اہلسنت والجماعت کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور پھر پاکستان کے اُن تمام علماء، زعماء، جاں نثاروں، رضا کاروں اور خواص وعوام کو بھی جنہوں نے اپنی اپنی صوابدید پر اور طریق عمل کے مطابق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا پرچم بلند کرے، انگریز کے خود کاشتہ پودے ”قادیانی“ کو برباد کرنے میں مخلصانہ جدوجہد کی ہے اور حالیہ تحریک ختم نبوت کے اُن فدا کاروں کو بھی ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں، جنہوں نے تحفظ ختم نبوت کے لئے جام شہادت نوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین۔

۲:... ہم وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو، قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اُن تمام مسلم ارکان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، جنہوں نے متفقہ طور پر آئین پاکستان میں مسئلہ ختم نبوت کو آئینی تحفظ دے کر قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا قانون منظور کیا ہے۔ ہم ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے اُن جلیل القدر شہداءؒ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کی قربانی اور شہادت کے نتیجے میں آج پاکستان میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا ہے اور ہم ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے قائدین وزعماء اپنے دور کے عظیم قائد امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، جلیل القدر رہنما شیخ التفسیر احمد علی لاہوریؒ، ۱۹۵۳ء کی مجلس عمل کے صدر علامہ ابوالحسنات قادریؒ، مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق صدر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، فاتح مرزائیت مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کی ارواح کو ہدیہ سلام پیش کرتے ہیں، جنہوں نے مرزائی فتنہ کے انسداد کے لئے اپنی تمام قوتیں صرف کردیں۔

۳:... ہم مجلس احرار اسلام کے بے باک رہنما حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، قائد احرار چوہدری افضل حقؒ اور شاعر ملت بابائے صحافت مولانا ظفر علی خانؒ وغیرہ۔

۴:... ان علماء وزعماء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں جنہوں نے انگریزی استبداد کے دور میں مرزائیت کو للکارا اور ساری عمر قادیانی فتنہ سے برسرپیکار رہے۔

۵:... ہم حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا سید انور شاہ کاشمیریؒ، حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور عظیم شاعر اسلام علامہ محمد اقبالؒ وغیرہ، اکابر ملت کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جنہوں نے اپنی علمی اور استدلالی قوتوں سے قصر مرزائیت میں زلزلہ ڈال دیا تھا۔

۶:... ہم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی گولڑوی، رئیس المناظرین مولانا ابوالفضل محمد اکرم الدین دبیر مصنف آفتاب ہدایت، تازیانہ عبرت، فاضل یگانہ، ادیب لبیب مولانا محمد حسن صاحب فیضی ساکن بھیں تحصیل چکوال (جن کے عربی بے نقط قصیدہ کے سامنے مرزا قادیانی مبہوت ہوگیا تھا۔ یہ فیضی مرحوم میرے والد صاحب کے چچازاد بھائی تھے اور ادب عربی میں بڑی مہارت رکھتے تھے) اور مسلک اہل حدیث کے اکابر مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ اور میر محمد ابراہیم سیالکوٹی مصنف ”شہادت القرآن“ (در مسئلہ حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو ہزار ہا آفرین کا مستحق قرار دیتے ہیں، جنہوں نے براہ راست مرزا غلام احمد قادیانی کا تعاقب کیا اور مرزائی فتنہ کے استیصال کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔

(ماہنامہ بینات کراچی، رمضان شوال ۱۳۹۵ھ)

☆☆......☆☆

عقیدۂ ختم نبوت

قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قرآن وسنت کے قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ آپؐ سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

قرآن اور عقیدۂ ختم نبوت:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

(الاحزاب:۴۰)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ آخری نبی ہیں آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔"

(تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۹۳ جلد ۳)

امام قرطبی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(تفسیر قرطبی صفحہ ۱۹۶ جلد ۱۴)

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ "الاقتصاد" میں فرماتے ہیں:

"بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں، پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔"

(الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۱۲۳)

ختم نبوت سے متعلق احادیث مبارکہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرما دی کہ اس کے بعد آپؐ کے آخری نبی ہونے میں کسی شک و شبہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ متعدد اکابر نے ان احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہریؒ "کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل" میں لکھتے ہیں:

"وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، آپؐ کے معجزات اور آپؐ کی کتاب (قرآن کریم) کو نقل کیا ہے انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپؐ نے یہ خبر دی تھی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(کتاب الفصل ص:۷۷ جلد ۱)

حافظ ابن حزم ظاہریؒ "کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل" میں لکھتے ہیں:
"وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، آپؐ کے معجزات اور آپؐ کی کتاب (قرآن کریم) کو نقل کیا ہے، انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپؐ نے یہ خبر دی تھی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔" (کتاب الفصل صفحہ ۷۷ جلد ۱)

حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

"ختم نبوت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں جن کو صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔" (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۹۳ جلد ۳)

علامہ سید محمود آلوسیؒ تفسیر "روح المعانی" میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے، احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا، پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا۔"

پس عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے مدنظر صرف چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپؐ نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔'' (صحیح مسلم صفحہ ۲۴۸ جلد ۲' صحیح بخاری کتاب المناقب صفحہ ۵۰۱ جلد ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا ہے (۴) روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا ہے (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔'' (صحیح مسلم صفحہ ۱۹۹ جلد ۱، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲)

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، اس کے آخر میں ہے کہ: ''پہلے انبیاءؑ کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔'' (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (صحیح بخاری صفحہ ۶۳۳ جلد ۲) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: ''میرے بعد نبوت نہیں۔'' (صحیح مسلم صفحہ ۲۷۸ جلد ۲)

حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔'' (صحیح بخاری صفحہ ۴۹۱ جلد ۱، واللفظ لہ صحیح مسلم صفحہ ۱۲۶ جلد ۲، مسند احمد صفحہ ۲۹۷ جلد ۲)

بنی اسرائیل میں غیر تشریعی انبیاء آتے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے انبیاء کی آمد بھی بند ہے۔

پس عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔'' (ابوداؤد ص ۲۲۸ ج ۲ واللفظ لہ، ترمذی ص ۴۵ ج ۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''رسالت و نبوت ختم ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔'' (ترمذی صفحہ ۵۱ جلد ۲، مسند احمد صفحہ ۲۶۷ جلد ۳)

حضرت ابوہریرہؓ گو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔'' (صحیح بخاری صفحہ ۱۲۰ جلد ۱' واللفظ لہ صحیح مسلم صفحہ ۲۸۲ جلد ۱)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتے۔'' (ترمذی صفحہ ۲۰۹ جلد ۲)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: ''میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (متفق علیہ، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اسمائے گرامی آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔

اول ''الحاشر''، حافظ ابن حجر ''فتح الباری'' میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی اور کوئی شریعت نہیں...... سو چونکہ آپ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس لئے حشر کو آپؐ کی طرف منسوب کردیا گیا کیونکہ آپؐ کی تشریف آوری کے بعد حشر ہوگا۔'' (فتح الباری صفحہ ۵۵۷ جلد ۶)

دوسرا اسم گرامی: ''العاقب'' جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے یعنی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: "مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔"

ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے درمیان اتصال کا ذکر کیا گیا ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری قرب قیامت کی علامت ہے اور اب قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ امام قرطبی "تذکرہ" میں لکھتے ہیں:

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: "مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے" اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد اور کوئی نبی نہیں، میرے بعد بس قیامت ہے، جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے، دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں...... اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔"

(التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ ص ۷۱۱)

علامہ سندھیؒ حاشیہ نسائی میں لکھتے ہیں:

"تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے (یعنی دونوں کے باہم ملے ہوئے ہونے میں ہے)، یعنی جس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہیں۔"

(حاشیہ علامہ سندھیؒ بر نسائی صفحہ ۲۳۴ جلد ۱)

ثابت ہوا کہ باب نبوت کا بند ہے

نفیس خلیلی

ارکانِ دیں میں ختم نبوت کا ہے شمول — تعلیمِ اوّلیں کا ہے یہ آخری اصول
اہلِ خرد کے ظرف میں ہے بادۂ قبول — جب بعد مصطفیٰ ﷺ نہ کوئی آئے گا رسول
ثابت ہوا کہ بابِ نبوت کا بند ہے
اب یہ مقامِ فکرِ بشر سے بلند ہے

شانہ، جنونِ خام کہ گیسو سنور چکا — غازہ، فضولِ محض کہ عارض نکھر چکا
مے خانۂ الست کا جلسہ بکھر چکا — اب کیا رہا بہار کا موسم گزر چکا
وہ دن ہَوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا
عالم روِش روِش پہ چمنِ انتساب تھا

حق جبکہ اولیں ہے نبی ﷺ جبکہ آخری — اس پر کریں جو دعویٰ شانِ پیمبری
باطل کے مدعی ہیں دغا باز و مفتری — وہ دشمنانِ دیں ہیں بتہ چرخ چنبری
اُن کا نمایاں کفر، عیاں ارتداد ہے
اُن کا بیان قصۂ باطل کی یاد ہے

کفر آشنا ہے دشمنِ تعلیم جاہدوا — اے دوست یہ سمجھ کہ مسلماں نہیں ہے تُو
وہ چاک ارتداد ہے جس کا نہیں رفو — کس منہ سے ہوگا داورِ محشر کے روبرو
کل روزِ حشر دے گا خدا کو جواب کیا
دیکھیں گے اور کہیں گے اور رسالت مآب ﷺ کیا

ختم نبوت پر اجماع امت:

چونکہ مسئلہ ختم نبوت پر قرآن کریم کی آیات اور احادیث متواترہ وارد ہیں اس لئے یہ عقیدہ امت میں متواتر چلا آرہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپؐ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا اور جو شخص آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ علامہ علی قاریؒ ''شرح فقہ اکبر'' میں لکھتے ہیں:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔'' (صفحہ۲۰۲)

حافظ ابن حزم اندلسی اپنی کتاب ''الفصل فی الملل والاھوا والنحل'' میں لکھتے ہیں:

''جس کثیر تعداد جماعت اور جم غفیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور نشانات اور قرآن مجید کو نقل کیا ہے اسی کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر کی نقل سے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بھی ثابت ہوچکا ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ البتہ صحیح احادیث میں یہ ضرور آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوتے تھے اور یہود نے جن کو قتل کرنے اور صلیب دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ پس اس امر کا اقرار واجب ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے ہرگز نہیں ہوسکتا۔'' (صفحہ۷۷جلد۱)

حافظ ابن حزمؒ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' اور حضور علیہ السلام کا ارشاد: ''لا نبی بعدی'' سن کر کوئی مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد زمین میں کسی نبی کی بعثت ثابت کی جائے سوائے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمانہ میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث مسندہ سے ثابت ہے۔'' (کتاب الفصل صفحہ۱۸۰جلد۴)

حافظ فضل اللہ تورپشتیؒ کا اسلامی عقائد پر ایک رسالہ ''معتقد فی المعتقد'' کے نام سے فارسی میں ہے جس میں عقیدۂ ختم نبوت بہت تفصیل سے لکھا اور آخر میں منکرین ختم نبوت کے خارج از اسلام ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ اس کے چند ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:

''بجملہ عقائد کے یہ ہے کہ اس بات کی تصدیق کرے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں نہ رسول اور نہ غیر رسول اور ''خاتم النبیین'' سے مراد یہ ہے کہ آپؐ نے نبوت پر مہر لگادی اور نبوت آپ کی تشریف آوری سے حد تمام کو پہنچ گئی یا یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبری پر آپؐ کے ذریعہ مہر لگادی اور خدا تعالیٰ کا مہر کرنا اس بات کا حکم ہے کہ آپؐ کے بعد نبی نہیں بھیجے گا۔'' (صفحہ۹۳)

''اور بہت سی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ نبوت آپ کی تشریف آوری پر پوری ہوگئی۔ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ میری امت میں تقریباً تیس جھوٹے دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (ایضاً صفحہ۹۶)

''بحمداللہ! یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان اس سے زیادہ روشن ہے کہ اس کی تشریح و وضاحت کی ضرورت ہو۔ اتنی وضاحت بھی ہم نے قرآن کریم سے اندیشہ کی بنا پر کردی کہ مبادا کوئی زندیق کسی جاہل کو شبہ میں ڈالے اور عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہوسکتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بھی ایمان نہ رکھتا ہو کیونکہ اگر یہ شخص آپ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپؐ نے خبر دی ہے ان میں آپ کو سچا سمجھتا اور جن دلائل اور جس طریق تواتر سے آپ کی رسالت و نبوت ہمارے لئے ثابت ہوئی ہے ٹھیک اسی درجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپؐ کے زمانہ میں اور قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو اس ختم نبوت میں شک ہو اسے خود رسالت محمدیؐ میں بھی شک ہوگا اور جو شخص یہ کہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی ہوا تھا یا اب موجود ہے یا آئندہ کوئی نبی ہوگا اسی طرح جو شخص یہ کہے کہ آپؐ کے بعد نبی ہوسکتا ہے وہ کافر ہے۔'' (ایضاً صفحہ۹۷)

گزشتہ بالا سطور سے واضح ہوچکا ہے کہ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا استثنا تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے علی الاطلاق خاتم ہیں، اس لئے آپؐ کے بعد کوئی شخص کسی معنی و مفہوم میں بھی نبی نہیں کہلاسکتا، نہ منصب نبوت پر فائز ہوسکتا ہے اور جو شخص اس کا مدعی ہو وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ ☆☆☆

علامہ علی قاریؒ ''شرح فقہ اکبر'' میں لکھتے ہیں:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔''

(صفحہ۲۰۲)

مرزائیت سے نفرت کے اسباب

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

ترتیب: مولانا قاضی احسان احمد

غیر منقسم ہندوستان میں علماء اہل حق نے فتنہ قادیانیت کے خلاف اس قدر موثر اور مضبوط کاروائی کی کہ قیام پاکستان سے پہلے فتنہ قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت باطلہ کا سلسلہ قریب قریب مسدود ہو گیا تھا۔ علماء کرام نے اپنی تقریر، تحریر، مناظرہ، مباہلہ غرضیکہ ہر میدان میں قادیانیوں کو چاروں شانے چت کیا، عوام الناس نے علماء کرام کے ہر حکم پر لبیک کہہ کر اپنی دینی غیرت اور حمیت کا ثبوت دیا، خصوصاً امیر شریعت، مجلس احرار ہند کے صدر، مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی و امیر اول، مجاہد اعظم، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے گرامی قدر عظیم رفقاء کرام کی جماعت جنہوں نے مرزائیت کی اینٹ سے اینٹ بجادی، انگریز کی تمام تر طرف داری کے باوجود قادیانی اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے۔

لیکن قیام پاکستان کے بعد اس ملک میں اندر ہی اندر ایسے حالات جنم لینے لگے جس سے مرزائیت کا ناسور دوبارہ پھیلنے لگا، اعلیٰ عہدوں پر قادیانی جماعت کے لوگ آنے لگے، بدقسمتی سے پاکستان کا سب سے پہلا وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ قادیانی کو بنایا گیا، جس نے قادیانیت کی مردہ لاش میں روح پھونکنے کے لئے اپنے کندھے اور گورنمنٹ پاکستان کے سرمایہ کا ایندھن استعمال کیا اور غیر ملکی سفارت خانوں میں قادیانیت کو متعارف کرانے کی سعی غیر مشکور کی، اس کے علاوہ دیگر قادیانیوں نے مجبور، غریب اور لاچار مسلمان کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور ان کو روٹی، کپڑا، مکان، نوکری جیسے لالچ دے کر قادیانی بنانے کی کوششیں تیز کردیں، مگر ان تمام ناسازگار حالات میں مسلمانوں نے اسلامیان پاکستان کے ایمان کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دے کر اس ملک وملت، اسلام، پیغمبر اسلام کے تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں اور پاکستان کی سرزمین پر قادیانیوں کے خلاف تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء اور بعد ازاں ۲۰۰۴ء میں بہت جاندار محنت اور کوشش ہوئی جو اپنے وسیع تر نتائج لے کر کامیاب ہوئیں۔

قادیانی غیر مسلم، دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ہر مسلمان ان سے نفرت کرتا ہے، یہ نفرت بغیر کسی سبب اور وجہ کے نہیں ہے بلکہ اسباب کی دنیا میں ایک وسیع تر ذخیرہ موجود ہے جو ایک مسلمان کو قادیانیت اور قادیانیوں سے نفرت کرنے پر آمادہ کرتا ہے، اس مختصر سی تحریر میں وہ حوالہ جات سپرد قرطاس کئے جارہے ہیں جن کو پڑھ کر ہر وہ انسان جو کچھ شعور و ادراک رکھتا ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچ جائے گا کہ مسلمان حق بجانب ہیں، ان کا موقف حقیقت پر مبنی ہے، اس موقف کو اپنانے میں کسی شدت، تنگ نظری یا لاعلمی سے کام نہیں لیا گیا۔

آیئے ملاحظہ کیجئے اور انصاف خود فرمایئے۔

قادیانیوں سے نفرت بلاسبب نہیں ہے:

پہلا سبب:......خدا ہونے کا دعویٰ:

ایک طرف تو مرزا غلام احمد قادیانی، خدا تعالیٰ کا رسول ہونے کا مدعی ہے، اپنی کتاب دافع البلاء، ص:۱۱، خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۱، میں کہتا ہے:

"سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

اور دوسری طرف خود خدا ہونے کا مدعی ہے، کیا کبھی کسی نبی نے خدا ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے اور کیا یہ دعویٰ نمرود اور فرعون جیسا نہیں ہے؟ مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو۔

"میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔"

(کتاب البریہ، ص:۸۵، خزائن، ج:۱۳، ص:۱۰۳)

دوسرا سبب: رسول اللہ ﷺ کی توہین:

"دنیا میں نماز تھی مگر نماز کی روح نہ تھی، دنیا میں روزہ تھا مگر روزہ کی روح نہیں تھی، دنیا میں زکوٰۃ تھی مگر زکوٰۃ کی روح نہ تھی، دنیا میں حج تھا مگر حج کی روح نہ تھی، دنیا میں اسلام تھا مگر اسلام کی روح نہ تھی، دنیا میں قرآن تھا مگر قرآن کی روح نہ تھی اور اگر حقیقت پر غور کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح موجود نہ تھی۔"

(خطبہ خلیفہ قادیان، مندرجہ الفضل، ۱۱/ مارچ ۱۹۳۰ء، بحوالہ "قادیانیت سے اسلام تک")

اس خطبہ میں جو اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے، کیا مسلمان اس کو برداشت کرسکتے ہیں؟

تیسرا سبب: خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ:

"انا نبشرک بغلام مظهر الحق والعلی کأن الله نزل من السماء۔"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص:۹۵، خزائن، ج:۲۲، ص:۹۹)

ترجمہ: "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں، جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔"

چوتھا سبب: خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:

"انت منی بمنزلة اولادی۔"

... تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے...

(حاشیہ اربعین نمبر ۴، ص:۱۹، خزائن، ج:۱۷، ص:۴۵۲)

پانچواں سبب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ:

"ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کر کھڑا کیا۔"

(کلمۃ الفصل، ص:۱۱۳)

کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟ یقیناً ہے تو پھر اس توہین رسول کو کوئی مسلمان کیسے تسلیم کرے؟

"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: "هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله" (اعجاز احمدی، ص:۷، خزائن، ج:۱۹، ص:۱۱۳)

اس عبارت میں نبوت تشریعی کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے مصداق نہیں ہیں، جو صریح کفر ہے۔ قرآن پاک کی آیت کے معنی اور مفہوم کو ایک آدمی تبدیل کردے، اور ایک مسلمان سے توقع رکھی جائے کہ اس جھوٹے کو پیغمبر مان لے، تو یہ ہمارے بس میں نہیں ہے؟ ہمارا ایمان اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔

چھٹا سبب: انگریزوں کی وفادار فوج:

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسی جماعت تیار کی ہے جو کہ انگریزوں کی وفادار فوج ہے، مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے، وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی، وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے، جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔"

(تحفہ قیصریہ، ص:۱۱،۱۲، خزائن، ج:۱۲، ص:۲۶۳،۲۶۴)

مسلمانوں کی نظر میں انگریز:

مسلمان گورنمنٹ انگریزی اور اس کے حواریین کو ان کے موجودہ خیالات و حالات کی بنا پر خدا تعالیٰ کا دشمن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن، قرآن کا دشمن، اسلام کا دشمن، مسلمان کا دشمن جانتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کو اس کی وفادار فوج بنانا چاہتا ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔

نتیجہ: ان حالات میں مسلمان کیوں نہ مرزائیت سے متنفر ہوں۔

جو شخص انگریزوں کے لئے ظاہر و باطن فوج تیار کرنے والا ہو اور جو شخص خود کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا کہے اور جو شخص انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دے، خود کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہلائے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آپ کو افضل سمجھے، کیا مسلمان اس سے خوش ہو سکتے ہیں؟ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟ کیا ایسا شخص یا جماعت اس لائق ہے کہ اس سے تعلق روا رکھا جائے؟

ساتواں سبب: انگریز کی اطاعت اور حرمت جہاد:

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی اطاعت اور جہاد کی ممانعت میں کتابوں کی پچاس الماریاں لکھیں:

"... میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(تریاق القلوب، ص:۱۵، خزائن، ج:۱۵، ص:۱۵۵)

آٹھواں سبب: عیسائی حکومت کے خلاف جہاد کرنے والے حرامی ہیں:

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یہ یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت ہی حماقت کا ہے، کیونکہ جن کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔" (اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق، ملحقہ شہادت القرآن، ص:۸۴، خزائن، ج:۶، ص:۳۸۰)

نواں سبب: مرزا کا دین انگریز کی وفاداری:

"سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں، یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھوں سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو، سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ملحقہ شہادت القرآن، ص:۸۴، خزائن، ج:۶، ص:۳۸۰)

دیکھئے وہ حکومت انگریزی جو خدا کی دشمن (بحیثیت تثلیث پرست ہونے کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن (کہ آپ کو سچا نبی نہیں مانتی) قرآن کی دشمن (کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں مانتی) اسلام کی دشمن (کہ اس کے مٹانے کے درپے ہے) مسلمان کی دشمن (کہ ہمیشہ مسلمانوں کے درپے آزار رہی) ایسی دشمن اسلام حکومت کی وفاداری مرزا قادیانی کا جزو ایمان ہے کیا کوئی سچا مسلمان مرزا قادیانی کے اس عقیدہ میں ہم خیال ہوسکتا ہے؟ کیا کوئی شخص موجودہ دور میں انگریز کے مظالم سے واقف نہیں جس کی بنا پر وہ ان کی خیر خواہی کی باتیں کرے؟ ہاں وہ لوگ مرزا قادیانی کے ہمنوا ہو سکتے ہیں جو اپنی مسخ فطرت کے سبب سے اپنی عقل سلیم کھو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی سمجھ بوجھ سلب کرلی ہو۔ اللھم لا تجعلنا منھم۔

دسواں سبب: انگریزوں کا خود کاشتہ پودا:

ارشاد ربانی ہے:

"اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے تو وہ انہی میں سے ہے۔"

(المائدہ:۵۱)

اللہ تعالیٰ تو فرمائیں کہ جو یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھے وہ انہیں میں سے ہے اور مرزا قادیانی مرزائیوں کے نبی بنتے ہیں اور نصاریٰ کے یار غار ہیں: چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"...اس "خود کاشتہ پودا" کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے لہٰذا ہمارا حق ہے کہ خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار، دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔"

درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ

منجانب: خاکسار مرزا غلام احمد، از قادیان،

مورخہ ۲۴/فروری ۱۸۹۸ء، مجموعہ اشتہارات، ج:۳، ص:۲۱

حاصل یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت خداداد نہیں تھی بلکہ انگریزوں نے اسے نبی بنایا تھا اسلام کا نظریہ ہے کہ نبوت اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں عنایت فرماتے ہیں، انسان اپنے اختیار سے نبی نہیں بن سکتا۔ کیا مسلمان اس شخص کو قبول کر سکتے ہیں، جس کو انگریز نے نبی بنایا ہو؟

گیارھواں سبب: مسلمانوں کے متعلق مرزا محمود قادیانی کے فتاویٰ:

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے اور قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود کے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں:

۱:...... کسی مسلمان کا جنازہ مت پڑھو:

"قرآن شریف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر ایمان لے آیا ہے، لیکن حقیقی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا بھی جنازہ جائز نہیں ہے پھر غیر احمدی کا جنازہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔"

(انوار خلافت، ص:۹۳)

۲:...... مسلمانوں سے رشتہ ناطہ جائز نہیں:

"غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے کہ وہ نکاح جائز ہی نہیں ہے، لڑکیاں چونکہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں... اس لئے وہ جس گھر میں بیاہی جاتی ہیں، اس کے خیالات و اعتقادات کو اختیار کر لیتی ہیں اور اس طرح اپنے دین کو تباہ کر لیتی ہیں۔"

(برکات خلافت، ص:۷۳)

۳:...... غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں:

"باہر سے لوگ بار بار پوچھتے ہیں، میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں۔" (انوار خلافت، ص:۸۹)

۴:...... غیر احمدی ہندو اور عیسائیوں کی طرح کافر ہیں:

"جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے، وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا، اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے، ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو، مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے، مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔" (ملائکۃ اللہ، ص:۴۶، مصنفہ بشیر الدین محمود)

۵:...... تمام اہل اسلام کافر، خارج از دائرہ اسلام ہیں:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔"

(آئینہ صداقت، ص:۳۵)

۶:...... غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ مت پڑھو:

"پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہوا، اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔"

(انوار خلافت، ص:۹۳)

بارھواں سبب: مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والے سب مسلمان حرام زادے ہیں:

''ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (زناکاروں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔''

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام ص:۵۴۷، ۵۴۸، خزائن، ج:۵، ص:ایضاً)

تیرھواں سبب: مرزا کے مخالف سؤر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بدتر ہیں:

''میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔''

(ترجمہ عربی نجم الہدیٰ ص:۱۰، خزائن، ج:۱۴، ص:۵۳)

چودھواں سبب: مرزا کے معجزات کو نہ ماننے والا شیطان ہے:

''خدا نے مجھے ہزارہا نشانات (معجزات) دیئے ہیں، لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔''

(چشمہ معرفت ص:۳۱۷، خزائن، ج:۲۳، ص:۳۳۲)

کیا یہی شرافت ہے؟

برادرانِ اسلام! کیا یہی شرافت ہے جس کے بل بوتے پر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور رسول کہتا ہے، کیا پیغمبروں کے یہی اخلاق ہوتے ہیں؟ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نہ ماننے والے سب مسلمانوں کو حرام زادہ، سؤر اور شیطان سے تعبیر کیا ہے اور سب مسلمان عورتوں کو کتیاں بنادیا ہے، ایسے گرے ہوئے اخلاق کا انسان تو شریف انسان بھی نہیں ہوسکتا، چہ جائے کہ نبی اور رسول ہو، پیغمبر تو سب سے بڑھ کر اعلیٰ درجے کا با اخلاق ہوتا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق قرآن مجید میں اعلان ہے:

''بے شک تو (اے پیغمبر) بڑے خلق والا ہے۔'' (القلم:۴)

مرزا قادیانی نے انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی، علمائے اسلام اور اپنے مخالفین کو منہ بھر کر گالیاں دیں، اس سب کے باوجود بھی لوگ کہتے ہیں قادیانی بہت اچھے ہیں، ان کے اخلاق بہت اچھے ہیں مسلمان! غور کر، غور...

پندرھواں سبب: قادیانی پاکستان کے وفادار نہیں:

قادیانی گروہ نے کبھی بھی پاکستان کے وجود کو دل سے قبول نہیں کیا، قادیانی پاکستان کو توڑنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور کررہے ہیں، لہٰذا کوئی قادیانی دلی طور پر اس ملک خداداد کا وفادار نہیں بن سکتا، ہائے کاش یہ بات ہمیں سمجھ آجائے۔ چنانچہ مرزا محمود قادیانی کا بیان ملاحظہ کیجئے:

''ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔'' (روزنامہ الفضل قادیان، ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

قارئین کرام! جو گروہ یا جماعت انگریز کی اطاعت کو فرض، اس سے برسرپیکار ہونے کو حرام، جہاد فی سبیل اللہ کی منکر، دین اسلام کے اصل تشخص کو مجروح کرنے والی ہو، مسلمان اسے کیسے تسلیم کرسکتے ہیں؟ اسے اپنا حصہ کیسے مان سکتے ہیں؟

جو افراد یا جماعت! مسلمان کا جنازہ پڑھنا جائز نہ سمجھے، اس سے رشتہ ناطہ کو حرام گردانے، ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح ان کو کافر سمجھے، ایسے افراد یا جماعت کو مسلمان کیونکر تسلیم کریں گے؟ قادیانی گروہ یہیں پر بس نہیں کرتا بلکہ اس سے آگے چلئے:

مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے مسلمان ''حرام زادے'' ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والی مسلمان عورتیں ''جنگلوں کی کتیاں ہیں'' کیا ایسے خیالات رکھنے والے گروہ کو مسلمان تسلیم کرسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

اس لئے اگر کسی مسلمان کو قادیانیوں سے نفرت ہے تو یہ بلاسبب اور بغیر کسی وجہ کے نہیں بلکہ سطور بالا کا ہر ہر حوالہ قادیانیت سے دوری اور نفرت پیدا کرتا ہے اور یہ نفرت اس کے ایمان اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے، نہ یہ کہ کسی تعصب اور عناد کی بنا پر ہے۔

کیا ہم اپنے مال پر ناحق قبضہ کرنے والے غاصب سے نفرت نہیں کرتے؟ یقیناً کرتے ہیں تو پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے نفرت کرنے میں یہ تأمل کیوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت والی رداٗ کو چرانے والے سے نفرت کیوں نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے سے نفرت کیوں نہیں؟

لہٰذا ہر وہ مسلمان جو قادیانیوں سے متعلق لاعلمی میں مبتلا ہے وہ غور کرے کہ قادیانیت کا فتنہ اسلام، پیغمبر اسلام اور تعلیمات اسلام کے خلاف ایک بہت بڑی سازش اور بغاوت ہے، بحیثیت مسلمان ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم دین اسلام کے تحفظ کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا ثبوت دیتے ہوئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے حق دار بن جائیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''المرء مع من احب'' اوکما قال... انسان کل قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دنیا میں اس کو محبت تھی... آج اپنے آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و وفا کے رنگ میں رنگ لیں، کل میدان محشر میں شفاعت محمدی نصیب ہوگی، آیئے! جام کوثر اور شفاعت محمدی جیسی نعمتوں کے حصول کے لئے تحفظ ختم نبوت کے مشن کو اپنائیں۔ رب کریم توفیق نصیب فرمائے۔ ☆☆☆

قادیانی مذہب کی حقیقت

مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ

قادیانیوں نے اپنے مذہبی عقائد کو چھپانے کیلئے مختلف اصطلاحات استعمال کرنے کا وطیرہ اپنایا ہوا ہے۔ وہ عام طور پر مسلمانوں کے سامنے قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود، امام مہدی ظلی و بروزی نبی کے روپ میں پیش کرتے ہیں جبکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو اپنی کتابوں میں اس سے بھی بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اس سلسلے میں قادیانیوں کا سب سے اہم عقیدہ یہ لکھا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہیں۔ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تحقیق کے مطابق قادیانیوں کے اہم عقائد درج ذیل ہیں:

محمد رسول اللہ کا قادیانی تصور:

قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) درحقیقت محمد رسول اللہ ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں:

''محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ''اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4)

قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا' پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آئے۔ ملاحظہ فرمائیے:

''اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار (یعنی انیسویں صدی مسیحی) کے آخر میں مبعوث ہوئے۔'' (خطبہ الہامیہ صفحہ 180)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث (یعنی بعثت) ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا' جو مسیح موعود اور مہدی معہود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔'' (تحفہ گولڑویہ صفحہ 94)

''اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا' اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا' یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا' پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا' درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔'' (خطبہ الہامیہ صفحہ 171)

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی۔ حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں' جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا کہ ''صار وجودی وجودہ۔'' (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا' جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں' یعنی مسیح موعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے' بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا...... تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا۔'' (کلمۃ الفصل ۱۰۴ ص ۱۰۵ مولفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجز قادیان' مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

قادیانیوں نے اپنے اخبارات میں کھلم کھلا مرزا غلام احمد کے حوالے سے لکھا کہ:

''حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا''

(اخبار الفضل قادیان- ۲۸/مئی ۱۹۲۸ء)

رسول مدنی کے مقابلے میں قادیانیوں نے رسول قدنی کی اصطلاح گھڑی' درج ذیل اشعار اس کا ثبوت ہیں:

''اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی''

(اخبار الفضل قادیان-۱۶/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ جب یہ قادیانی عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے' اور یہ کہ مرزا صاحب کا روپ دھار خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ قادیان میں آئے ہیں تو یہ قادیانی عقیدہ بھی ضروری ہوا کہ محمد رسول اللہ کے تمام کمالات و امتیازات بھی

مرزا صاحب کی طرف منتقل ہوگئے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱۰)

''خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی یا مغایرت نہیں رکھتے' بلکہ ایک ہی شان' ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد۳ شمارہ ۳۷ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۰۷ ایڈیشن نہم لاہور)

''گزشتہ مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۱۲/ مورخہ میں' میں نے بفضلِ الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باعتبار نام' کام' آمد' مقام' مرتبہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں' یا یوں کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے' ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کی ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔''

(الفضل مورخہ ۲۸/ اکتوبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص:۲۰۹ ایڈیشن نہم لاہور)

مرزا غلام احمد کو خاتم النبیین سمجھنا:

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ جب قادیانی عقیدے کے مطابق محمد رسول اللہ کی قادیانی بعثت' جو مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی' بعینہٖ محمد رسول اللہ کی بعثت ہے تو مرزا قادیانی بروزی طور پر خاتم النبیین بھی ہوا۔ ملاحظہ ہو:

''میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں' اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے' اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص:۱۰)

''مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا' میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں' اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔''

(کشتی نوح ص۵۶ طبع اول قادیان ۱۹۰۲ء)

مرزا قادیانی کو تمام رسولوں سے افضل سمجھنا:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو تمام رسولوں سے افضل سمجھتے تھے۔ وہ خود لکھتے ہیں:

''آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔''

(مرزا کا الہام' مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص۳۴۶)

''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریمؐ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو) عطا کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدمؑ' ابراہیمؑ' موسیٰؑ' نوحؑ' داؤدؑ' یوسفؑ' سلیمانؑ' یحییٰؑ' عیسیٰؑ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم ص۲۷۰ مطبوعہ ربوہ)

محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے کافر:

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اس عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب یہ قادیانی عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی شان میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے (نعوذ باللہ' نقل کفر' کفر نہ باشد) تو یہ بھی ضروری ہوا محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان نہ ہوں' گویا مرزا قادیانی کے بغیر یہ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" باطل ٹھہرے' چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

''اب معاملہ صاف ہے' اگر نبی کریمؐ کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریمؐ کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں' جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے' آپ کا انکار کفر نہ ہو۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۴۶' ۱۴۷ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز' مارچ واپریل ۱۹۱۵ء)

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

قادیانی جماعت کے سابقہ سربراہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود اپنی مختلف کتابوں میں لکھتے ہیں:

''کُل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج

ہیں۔" (آئینہ صداقت ص۳۵)

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں' کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں' یہ دین کامل ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔" (انوار خلافت ص۹۰)

قادیانی کلمہ:

ان عقائد کی روشنی میں قادیانیوں نے لازمی طور پر کلمہ طیبہ کے مفہوم میں بھی کوئی تبدیلی کی ہوگی۔ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے مفہوم کی اس تبدیلی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ بھی ضروری ہوا کہ کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں مرزا قادیانی کو داخل کیا جائے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے' اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی کی بعثت) سے پہلے تو "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت کے بعد "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی' لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے (کیونکہ زیادہ شان والا نبی مرزا قادیانی اس کے مفہوم میں داخل ہو گیا...... ہاں مرزا کے بغیر یہ کلمہ مہمل' بے کار اور باطل رہا اسی وجہ سے مرزا کے بغیر اس کلمہ کو پڑھنے والے کافر بلکہ پکے کافر ٹھہرے...... ناقل) غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آمد نے "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے۔" (کلمۃ الفصل ص۱۵۸ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ قادیانی مذہب میں کلمہ کے الفاظ تو وہی باقی رکھے گئے ہیں جو الفاظ مسلمانوں کے کلمہ کے ہیں مگر قادیانی عقیدے نے کلمہ کا مفہوم تبدیل کر لیا' مسلمانوں کے کلمہ میں "محمد رسول اللہ" سے مراد محمد عربی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور قادیانی کلمہ میں محمد رسول اللہ سے مراد بعثت ثانیہ کا بروزی مظہر مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

"علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی' کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: "صار وجودی وجودہ" (میرا وجود بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے...... ترجمہ از ناقل) نیز "من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی ومارأی" (جس نے میرے درمیان اور مصطفیٰ کے درمیان تفریق کی' اس نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ دیکھا...... ترجمہ از ناقل) اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا' جیسا کہ آیت: "آخرین منہم" سے ظاہر ہے پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے' جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں' ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی...... فتدبروا۔" (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

"وہ دین' دین نہیں اور نہ وہ نبی' نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ (یعنی نبوت...... ناقل) سے مشرف ہو سکے' وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر (یعنی شریعت محمدیہ پر جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے...... ناقل) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے...... سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸'۱۳۹)

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں' صرف قصوں کی پوجا کرو' پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا...... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہو گا (دریں چہ شک؟ ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۳)

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ یہ ہے قادیانی مذہب کی حقیقت کہ اگر مرزا قادیانی کو نبی مانو تو ٹھیک' ورنہ مذہب اسلام کو مردہ' لعنتی' شیطانی اور قابل نفرت کی گالی دی جائے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت سے بھی انکار کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو عقل و ایمان سے محروم نہ فرمائیں۔

☆☆......☆☆

بقیہ:.....اداریہ

آپ سے کوئی یہ سوال بھی کرسکتا ہے کہ جو شخص انگریز کو خوش کرنے کے لیے جہاد کی منسوخی کے لیے اتنا لٹریچر لکھے کہ اس سے پچاس الماریاں بھر جائیں، اور سینکڑوں نہیں، بلکہ ہزاروں بار اپنے عقیدت مندوں میں جہاد کی منسوخی کا حکم اور اعلان کرے، کیا کسی صوفی اور بزرگ نے کبھی یہ کام کیا ہے یا کس صوفی اور ولی نے عیسائیوں کو خوش کرنے کے لیے جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا تھا؟ جناب جاوید احمد غامدی صاحب بقول آپ کے صوفیاء کے دعاوی مرزے جیسے ہیں تو تاریخ سے بتلایا جائے کہ کس صوفی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی کہا ہے؟

....

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی نبی پیدا نہیں ہوگا، اس کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ قرآن کریم کی سو آیات، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو سے زائد احادیث سے مؤکد اور اجماع امت سے ثابت ہے، جس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا:

''إنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون وفي رواية دجالون كلهم يزعم أنهٗ نبي، أنا خاتم النبيين لانبي بعدي۔''

''عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے (ظاہر) ہوں گے اور ایک روایت میں (کذابون کی جگہ) دجالون (کا لفظ) ہے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں اسود عنسی بد بخت نے نبوت کا اعلان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق واصل جہنم ہوا۔ مسیلمہ کذاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں دعویٰ نبوت کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی امارت میں اس کے خلاف جہاد کر کے اسے اور اس کے ماننے والوں کو واصل جہنم کیا۔

برصغیر میں انگریز تجارت کے بہانے گھسا، مسلم بادشاہوں کی عیاشیوں اور غفلتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انگریز عیار نے ان سے ملک چھین لیا، مخلص مسلم عوام نے اس کے خلاف علم جہاد بلند کیا، جس کی پاداش میں ہزاروں نہیں، بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، لیکن مسلم عوام کا جذبۂ جہاد سرد نہ ہوا تو انگریز نے ایک اور چال چلی کہ انہیں میں سے کوئی مصلح، مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، مسیح موعود، حتیٰ کہ نبی اور رسول کے درجہ پر اسے پہنچا کر اس سے جہاد کی منسوخی کا اعلان کرایا جائے۔ اس کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی سے بہتر ان کو کوئی آدمی نہ مل سکتا تھا، کیونکہ یہ خاندان انگریز کا پرانا وفادار تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مرزا غلام احمد کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ نے پچاس گھوڑے انگریز کو عطیہ کیے تھے۔ انگریز کے دربار میں اس کے باپ کے لیے اسپیشل نشست مقرر تھی، اس لیے انہوں نے مرزا پر ہاتھ رکھا اور یہ سارے دعوے اس سے کرائے۔ آج پوری امت مسلمہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے چاہے قادیانی گروپ ہو یا لاہوری گروپ سب کو مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے۔ یہی فیصلہ پوری دنیا کی ۱۴۴ تنظیموں نے رابطہ عالم اسلامی کے پلیٹ فارم سے کیا۔ یہی فیصلہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں متفقہ طور پر کیا اور یہی فیصلہ ہر اس عدالت نے کیا جہاں جہاں قادیانی اپنی درخواستیں لے کر گئے۔ ان عدالتوں میں فیصلہ کرنے والے جج ہندو بھی تھے اور یہودی بھی، ہر ایک نے چاہے اندرون ملک کی عدالتیں ہوں یا بیرون ملک کی، سب نے یہی فیصلہ کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ایک جناب جاوید غامدی صاحب ہیں جو اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔ ہم ان کے چاہنے والوں سے یہی سوال کرتے ہیں کہ فیصلہ آپ کریں۔ ایک جاوید احمد غامدی غلط راہ پر ہے یا پوری مسلم برادری؟ جاوید احمد غامدی کی سوچ اور فکر غلط ہے یا پوری پاکستانی قومی اسمبلی اور چھوٹی عدالت سے عدالت عظمیٰ تک؟ فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے۔ قبر اور حشر میں ہر ایک نے اپنا جواب دینا ہے، کوئی کسی کا ساتھ نہیں دے گا۔ اور دنیا میں سب سے قیمتی چیز متاع ایمان ہے۔ اگر آج کسی کی عقیدت کے نشہ میں یہ متاع لٹ گئی تو بتایئے خسارے کے علاوہ کیا ملے گا؟ ''خسر الدنيا والآخرة ذلك هو الخسران المبين۔''

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

عقیدۂ ختم نبوت نے تمام مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

☆اسلام کی تعلیمات ہی انسانیت کے لئے نجات کا ذریعہ ہیں، ☆ختم نبوت کے منکرین کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، ☆مدارس اسلام کے قلعے اور امن کے داعی ہیں، مولانا خواجہ عزیز احمد، مفتی خالد محمود، مفتی محمود الحسن و دیگر علماء کرام کا تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

رپورٹ: مفتی خالد محمود

برمنگھم (پ ر) اسلام ایک عالمی اور بین الاقوامی مذہب ہے، جس کی تعلیمات ابدی اور سرمدی ہیں، امت مسلمہ اپنی ساخت اور اپنے کردار و عمل سے ایک عالمی برادری کی حیثیت رکھتی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت نے امت مسلمہ کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے، اسلام کا رشتہ وہ مضبوط رشتہ ہے جو قوم و ملک اور خطہ سے بالاتر ہو کر قائم ہوتا ہے، مسلمان جہاں بھی ہوں وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سینٹرل مسجد میں منعقدہ تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اگرچہ پاکستان میں رہتے ہیں مگر ہمارے دل انگلینڈ اور یورپ بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں، ہم جس طرح اپنے پاکستان کے باشندوں کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں اسی طرح یہاں کے مسلمانوں کے بارے میں بھی سوچتے ہیں، ہم دور رہتے ہوئے بھی آپ کے حالات سے باخبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مغربی معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، وہ ذہنی انتشار کا شکار ہے، مادی اعتبار سے اس نے اگرچہ بہت ترقی کر لی ہے مگر روحانی طور پر وہ دیوالیہ ہو چکا ہے، وہ چاند اور مریخ پر کمند ڈالنے کے باوجود اپنی روح میں نہ بجھنے والی پیاس محسوس کرتا ہے۔ یہ مادیت کا اس قدر شکار ہو چکے ہیں کہ مادے کے پار کچھ دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، یہ بہترین وقت ہے کہ مسلمان اپنے اعمال و کردار اور اپنے اخلاق سے ان پر یہ ثابت کریں کہ صرف اور صرف اسلام ہی تمہیں ایسی زندگی فراہم کر سکتا ہے کہ جس میں مادی ترقی کے ساتھ روحانی سکون بھی میسر آ سکتا ہے۔ آج مغرب و مشرق اسلام اور دوسری طاقتوں میں زبردست فکری، ثقافتی تصادم برپا ہے لیکن یہ تصادم اس طرح ختم ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے کی خوبیوں سے فائدہ اٹھایا جائے، مشرق کو چاہئے کہ وہ مغرب کی مادی ترقیات سے سبق سیکھے اور مغرب کو چاہئے کہ وہ مشرق اور اسلام کی روحانی ہدایت حاصل کرے، یوں باہمی جھگڑا ختم کر کے دونوں قومیں انسانیت کے لئے زیادہ مفید اور تعمیری خدمات انجام دے سکیں گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے کہا کہ اسلام کے بنیادی عقائد ہیں جن کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ان بنیادی عقائد میں ختم نبوت کا عقیدہ اساسی حیثیت رکھتا ہے، جس پر ہر مسلمان کا ایمان ہونا ضروری ہے۔ انہونے کہا کہ منکرین ختم نبوت نے ایک نئے نبی کو مان کر خود اپنے راستے مسلمانوں سے جدا کر لئے ہیں، نئی نبوت پر ایمان لانے کے بعد ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج قادیانی پوری دنیا خصوصاً مغربی دنیا میں یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پاکستان میں منکرین ختم نبوت کے حقوق پامال کر دیئے گئے ہیں، ان کے شہری حقوق معطل کر دیئے گئے، اور انہیں پاکستان میں آزادی سے رہنے نہیں دیا جا رہا۔ ان سے عبادت کا حق چھین لیا گیا، ان کے پروپیگنڈے اور الزام میں کوئی حقیقت نہیں۔ البتہ آئین اور دستور یہ کہتا ہے کہ جب تم اپنے عقائد اور نظریات کی بنیاد پر مسلمان نہیں اور اسلام سے تمہارا کوئی تعلق نہیں تو تمہیں اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اور اسلام کی وہ اصطلاحات جو مسلمانوں کی خاص پہچان ہیں ان کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں۔ قادیانی اپنے آپ کو دنیا کے سامنے مظلوم ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ دیکھا جائے تو وہ اسلام اور مسلمانوں کا نام استعمال کر کے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اور ہم کبھی قادیانی گروہ کو مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن، اقرأ روضۃ الاطفال کے مدیر مفتی خالد محمود نے کہا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے یہودی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں اور ساری دنیا انہیں اسی نام سے پکارتی

ہے اور ان کا مذہب مسلمانوں سے علیحدہ ہے، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ماننے والے مسلمان کہلاتے ہیں اوران کے مذہب کا نام اسلام ہے، اور پوری دنیا انہیں اسی نام سے جانتی اور پکارتی ہے، اگر اس بعد کوئی اور نبی آتا تو اس کے ماننے والوں کا نام اسلام اور مسلمان نہیں ہوسکتا، نہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق ہے بلکہ ان کا مذہب و دین اسلام اور مسلمانوں سے علیحدہ ہوگا۔ قادیانی مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں، اس لئے ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ان کا مذہب اسلام ہے، اس لئے قادیانیوں کو اسلام کا نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلام کا نام استعمال کرکے وہ پوری دنیا کو دھوکہ دیتے ہیں اور فراڈ سے کام لیتے ہیں وہ مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانا چاہتے ہیں تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت کا اعلان کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان کر اسلام کی سچی اور ابدی تعلیمات پر عمل کریں اور اپنے لئے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کریں ورنہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کریں اور دھوکہ وفراڈ سے کام نہ لیں۔

انگلینڈ اور یورپ کے امیر مولانا حافظ تکبیر احمد نے کہا کہ قادیانیوں نے اپنا طریقہ واردات تبدیل کرلیا ہے، اب وہ یورپ و انگلینڈ اور مغربی ممالک میں اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور پوری دنیا میں پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ ہمارے انسانی حقوق چھینے جارہے ہیں، جبکہ ہم کہتے ہیں کہ تم اسلام اور مسلمانوں کا نام استعمال مت کرو، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کا نام نہ دو، اسلام کی اصطلاحات استعمال نہ کرو، تم اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرو، اپنی اصطلاحات بناؤ، دوسرے مذاہب کی طرح اپنی عبادت گاہوں کا نام علیحدہ رکھو تو ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں مگر تم لوگ ایک نیا دین گھڑو اور اسلام کا لیبل لگاؤ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

قاری محمد اسماعیل رشیدی نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کی علامت ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر کارکن، امت مسلمہ کا ہر فرد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قوم ایک امن پسند قوم ہے، اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ آج پروپیگنڈا کے تحت خصوصاً مسلمانوں، مذہبی قوتوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جب کہ علماء کرام نے مدارس و مساجد کے منبر ومحراب سے ہمیشہ امن کا درس دیا ہے۔ مدارس ومساجد کسی جنگل، ویرانے یا ممنوعہ علاقوں میں قائم نہیں ہیں بلکہ وہ شہروں اور آبادیوں کے درمیان قائم ہیں۔

مولانا مفتی محمود الحسن نے کانفرنس سے کہا کہ قادیانی ہر جگہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں وہ یا تو مرزائیت سے توبہ کرکے مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت کا اظہار کریں اور خاتم المرسلین، مولائے کل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہوجائیں یا پھر پوری امت مسلمہ کے فیصلہ اور آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں اور اسلام کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اور مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور یہ عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہے، عقیدۂ ختم نبوت کو نہ ماننے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اس لئے ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

مفتی محمد اسلم نے کہا کہ ختم نبوت دین کا بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدہ پر اسلام کی پوری عمارت قائم ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے امت کا امت بنا محفوظ ہے، عقیدہ ختم نبوت انسانیت پر ایک احسان عظیم ہے۔ اس عقیدہ نے بتایا کہ بنی نوع اپنی بلوغ اور کمال کو پہنچ گئی ہے، اس میں خدا کے آخری پیغام کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی ہے، اس کے اندر خوداعتمادی کی روح پیدا ہوچکی ہے، اسے اب بار بار نئی نبوت کے لئے آسمان کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قادیانیت اسلام کے خلاف سازش اور نبوت محمدی کے خلاف بغاوت ہے، اس نے ختم نبوت کا انکار کرکے دین اسلام کے اس سرحدی خط کو منقطع کیا ہے جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز کرتا ہے۔

قادیانی روز اول سے دجل وفریب سے کام لے کر اپنی جھوٹی نبوت کا کھوٹا سکہ چلانے میں مصروف ہیں لیکن وہ ہر جگہ ناکام ہورہے ہیں، جھوٹی تاویلیں کرکے وہ تھک چکے ہیں اور دجل وفریب کی دلدل میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ حقیقت کا سامنا کریں اور دجل وفریب کے جال توڑ کر باہر نکلیں اور عقل سلیم استعمال کرتے ہوئے سچے دل سے دین اسلام سینے سے لگائیں آخر کب تک وہ اس سراب کے پیچھے بھاگتے رہیں گے۔

کانفرنس کی پہلی نشست سے حافظ محمد اقبال امام سینٹر مجلس تحفظ ختم نبوت، قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب، مولانا خلیل احمد، مولانا امداد اللہ قاسمی نے بھی خطاب کیا، جب کہ قاری قمر الزمان کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا۔☆☆

ہدایت کا سرچشمہ

مولانا قاضی احسان احمد

اسلام توحید باری تعالیٰ کا درس دیتا ہے، رب کریم اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے وحدہ لاشریک ہے، اللہ ہی کی ذات نفع ونقصان کی مالک ہے، کائنات کی ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت اور تصرف میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار عالم کے آخری نبی و رسول ہیں، آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی اور نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ توحید باری تعالیٰ اور آپ کی نبوت اور رسالت مآب ﷺ کی خاتمیت پر ایمان ہی مکمل دین ہے اور یہی کلمہ طیبہ کا پیغام ہے، جس میں باقی تمام دین، احکام دین پوشیدہ اور پنہاں ہیں۔

دنیائے کفر اسلامیانِ امت محمدیہ کو کفر کی اتھا گہرائیوں میں دھکیلنے کے لئے ازل سے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتی چلی آئی ہے کبھی مال کا لالچ تو کبھی منصب کی پیشکش، کبھی خوبصورت دوشیزاؤں کا چارہ اور کہیں ان کی عریاں حرکتیں اور ان جیسی بیسیوں فضول قسم کی واردات جو مسلمان کے ایمان کا جنازہ نکال دیں، وہ بھی کوئی مذہب ہے جس کی صداقت اور حقانیت کو دلائل کے زور کی بجائے خوبرو حسیناؤں کو ہوس کی بھینٹ چڑھا کر مبرہن کیا جائے، کیا کفر کی یہ سازشیں ایک پکے مسلمان، عاشق رسول کے دل سے محبت اسلام نکال سکتی ہیں، نہیں کبھی بھی نہیں اور ہرگز نہیں، تاریخ اسلامی ایسے جانبازوں کی داستان عشق ووفا سے بھری ہوئی ہے۔

”پروفیسر غازی احمد سابق کرشن لال“ ہندوازم سے تعلق رکھتے تھے، رب کریم کے فضل اور احسان نے دستگیری فرمائی کہ عالم الرؤیا میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا، جس کی داستان آنجناب غازی صاحب نے اپنی کتاب ”من الظلمات الی النور“ میں مرقوم فرمائی ہے۔ اس کتاب کے ص:111 پر غازی صاحب نے اپنے ان دنوں کا واقعہ تحریر فرمایا ہے، جب آپ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بی اے کا امتحان لینے تعلیم الاسلام کالج سابقہ ربوہ اور موجودہ چناب نگر گئے۔

تفصیل ملاحظہ فرمائیں اور اسلام اور ایمان اور پیغمبر اسلام کی حقانیت کا اندازہ کریں اور ساتھ اس بات پر بھی توجہ رہے ایمان کی توفیق صرف اور صرف اللہ کے کرم اور عنایت سے ہوتی ہے۔

”آج سے دس بارہ سال قبل پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بی اے کے امتحانات کے سلسلے میں مجھے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ناظم امتحان مقرر کیا، بیس پچیس دن ربوہ کالج میں میرا قیام رہا۔ ایک اتوار کو چھٹی کے دن میں نے مرزا ناصر احمد صاحب سے ملاقات کا پروگرام بنایا۔ دفتر میں گیا اور ملاقاتیوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرایا، میرا تیسواں نمبر تھا، میں نے ناظم ملاقات سے کہا: اگر ممکن ہو تو جلد ملاقات کروائیں مجھے تو امتحان کے سلسلے میں کام کرنا ہے، انہوں نے میرے متعلق مرزا صاحب کو فون پر بتایا۔ ناصر صاحب نے کہا کہ ان کا نام دوسرے نمبر پر درج کردیں، پہلے نمبر پر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب تھے۔ ملاقات شروع ہوئی تو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب تقریباً نصف گھنٹہ تک محو گفتگو رہے، ڈاکٹر صاحب کے بعد میری باری آئی۔ ناصر صاحب دوسری منزل پر تھے، میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا، ناصر صاحب نے دروازے پر آکر استقبال کیا، علیک سلیک کے بعد گفتگو کا آغاز ہوا۔

ناصر صاحب نے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ہندو دھرم چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہے، میں نے کہا: جی ہاں! آپ درست فرماتے ہیں، میں واقعی ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوا تھا اور رب العزت نے مجھے اسلام کی نعمت سے نوازا۔

ناصر صاحب نے کہا: مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم رؤیا میں آپ کو اسلام سے مشرف فرمایا ہے: جی ہاں! آپ کی معلومات بالکل درست ہیں، میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا ہے۔

ناصر صاحب نے مسرت کا اظہار فرمایا اور کہا: واقعی آپ بڑے خوش قسمت انسان ہیں بلکہ میں کہوں گا کہ آپ تو اسلام کی صداقت کی دلیل ہیں۔ ناصر صاحب میرے قبول اسلام کی تفصیلات دریافت کرتے رہے اور میں جواب دیتا رہا۔

تقریباً نصف گھنٹہ اسی گفتگو میں گزر گیا تو میں نے کہا: جناب کافی وقت گزر چکا ہے نیچے بہت سے ملاقاتی آپ کے انتظار میں بیٹھے ہیں، میں رخصت چاہتا ہوں، البتہ اگر آپ مناسب خیال کریں اور گستاخی نہ سمجھیں تو ایک طالب علم کی حیثیت سے ایک سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ ناصر صاحب نے خوش دلی سے اجازت دے دی۔

جیسا کہ جناب کو بھی معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف باسلام فرمایا اور بمصداق حدیث: ”من رانی فی المنام فقد

دانــی "...یعنی جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے میری ذات ہی کو دیکھا... میرا ایمان ہے کہ میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی سے دین اخذ کیا ہے اور میرا یہ بھی ایمان ہے کہ جو عقیدہ اور مسلک میں نے اپنایا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضائے عالیہ کے مطابق ہے۔

آپ حضرات کا سلسلہ نبوت کا سلسلہ ہے، اگر آپ کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درست ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام سے مشرف فرمانے کے بعد ہدایت فرمادیتے کہ اب تم مسلمان تو ہوچکے ہو، تکمیل دین کے لئے قادیان چلے جاؤ، بحیثیت نبی آپ کے لئے ضروری تھا کہ مرزا صاحب کی نبوت کو نظر انداز نہ فرماتے، مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا صاحب کی نبوت کو قطعاً نظر انداز فرمادیا، جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا سلسلہ نبوت عنداللہ وعندالرسول درست نہیں، بلکہ یہ نبوت، نبوت کاذبہ کے زمرے میں آتی ہے۔

جناب ناصر صاحب نے سوال سن کر فرمایا: یہ سوال میری زندگی میں پہلی بار پیش کیا گیا ہے، آپ کے سوال کی معقولیت میں شک نہیں مگر ملاقاتی کافی بیٹھے ہیں پھر کسی ملاقات میں اس کا جواب دوں گا۔

میں نے عرض کیا: مجھے ایک بات اور دریافت کرنی ہے، میں نے مرزا صاحب کی تحریر پڑھی ہے کہ میں اور میری جماعت کے افراد فقہی مسلک میں امام ابوحنیفہؒ کے پیروکار ہیں۔ ناصر صاحب! میں بھی حنفی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں۔

ناصر صاحب نے اظہار مسرت فرمایا: میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب تو آپ کے خیال کے مطابق منصب نبوت پر سرفراز تھے، کیا یہ امر منصب نبوت کے شایان شان ہے کہ ایک نبی ایک امتی کے فقہی مسلک کا پیروکار اور مقلد ہو؟ کیا یہ مقام نبوت کی توہین نہیں؟

ناصر صاحب نے کہا: اس سوال کا جواب بھی کسی دوسری مجلس میں تفصیل کے ساتھ دوں گا۔ میں نے ناصر صاحب سے اجازت طلب کی، انہوں نے خندہ پیشانی سے رخصت کیا، جب میں سیڑھیاں اتر رہا تھا تو ختم نبوت پر میرے ایمان وایقان میں اضافہ ہوتا جارہا تھا کہ واقعی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کا لایا ہوا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے، کسی نئے تکمیل کنندہ کی قطعاً نہ کوئی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا، اس کی نبوت کاذبہ ہوگی۔"

☆☆..........☆☆

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تصدیق

قادیانیوں کے ساتھ اشتراکِ تجارت اور میل میلاپ حرام ہے

سوال:...... کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مندرجہ ذیل مسئلے میں: قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنی جماعت کے مرکزی فنڈ میں جمع کراتے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف تبلیغ اور ارتدادی مہم پر خرچ ہوتا ہے، چونکہ قادیانی مرتد کافر اور دائرہ اسلام سے متفقہ طور پر خارج ہیں، تو کیا ایسے میں ان کے اشتراک سے مسلمانوں کا تجارت کرنا یا ان کی دکانوں سے خرید و فروخت کرنا یا ان سے کسی قسم کے تعلقات یا راہ و رسم رکھنا از روئے اسلام جائز ہے؟

جواب:...... صورت مسئلہ میں اس وقت چونکہ قادیانی کافر محارب اور زندیق ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت نہیں سمجھتے، عالم اسلام کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ تجارت کرنا خرید و فروخت کرنا ناجائز و حرام ہے، کیونکہ قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ لوگوں کو قادیانی بنانے میں خرچ کرتے ہیں، گویا اس صورت میں مسلمان بھی سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے میں ان کی مدد کر رہے ہیں، لہٰذا کسی بھی حیثیت سے ان کے ساتھ معاملات ہرگز جائز نہیں۔ اسی طرح شادی، غمی، کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا، عام مسلمانوں کا اختلاط، ان کی باتیں سننا، جلسوں میں ان کو شریک کرنا، ملازم رکھنا، ان کے ہاں ملازمت کرنا یہ سب کچھ حرام بلکہ دینی حمیت کے خلاف ہے۔ فقط واللہ اعلم۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۲، ص۱۱۵، قادیانی فتنہ، جدید ایڈیشن)

چند مشہور قادیانی ادارے

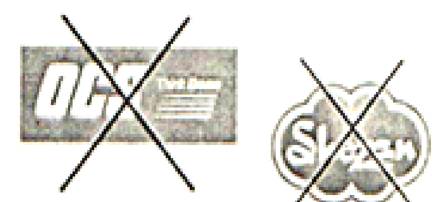

(جن کا بائیکاٹ اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے)

- ✖ شیزان (جوس، بوتل، اچار، کسٹرڈ، ریسٹورنٹ وغیرہ)
- ✖ پنجاب آئل ملز لمیٹڈ (ذائقہ، کنگ اور کینولیو بناسپتی گھی اینڈ کوکنگ آئل)
- ✖ O.C.S کوریئر سروس ✖ یونیورسل اسٹیبلائزر
- ✖ شاہنواز فلور ملز، شاہنواز ٹیکسٹائل ملز، شاہ تاج شوگر ملز
- ✖ کیوریٹو (ہومیو پیتھک ادویات) ✖ الرحیم جیولرز (حیدری کراچی)
- ✖ رومی ٹریول (کینٹ اسٹیشن کراچی)

امتِ مسلمہ کا متفقہ فتویٰ ہے کہ قادیانیوں سے لین دین اور خرید و فروخت بالکل حرام ہے

برائے رابطہ:
021 32780337
021 32780340

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

یومِ تجدیدِ عہد

نیشنل اسمبلی آف پاکستان کا جرأت مندانہ فیصلہ

قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں

قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ پوری قوم کا فیصلہ ہے: سابق وزیرِ اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو

عقیدۂ ختمِ نبوت میں امتِ مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے ★ ختمِ نبوت اسلام کی اساس ہے ★ ختمِ نبوت قرآن کریم کی روح ہے

★ ختمِ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو ہے۔

7 ستمبر 1974 کا عظیم الشان دن ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و وفا کی یاد دلاتا ہے،

جس دن مسلمانوں کی 90 سالہ محنت رنگ لائی ★ گلشنِ محمدی میں بہار آئی ★ قادیانیت کے ظلمت کدہ پر مزید خزاں چھائی۔

آئیے! آج پھر ہم اللہ رب العزت سے عہد و پیمان کرتے ہیں کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور عقیدۂ ختمِ نبوت کا تحفظ اور وطنِ عزیز کی حفاظت میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ اسلامیانِ وطن میں سے ہر اس مسلمان کی قبر کو نور سے منور فرمائے، جس نے اس مشن میں اپنا کردار ادا کیا۔ آمین